مع اختلاف ذکر کیا اور باقی کچھ جو کام کہ مفتی بہ اور مختار تھا اسکو بیان کیا اور مرے کو چھوڑ دیا تاکہ خاطر عوام بہت اختلافات سے پریشان نہو * جن کتابوں سے یہ رسالہ لکھا گیا ہے وہ یہ ہیں * ہدایہ * شرح وقایہ * فتاوی عالمگیری * فتاوی قاضی خان * بحر الرائق * در مختار * فتح القدیر * غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی * خزانۃ الروایات * خزانۃ المفتین * جامع رموز * ترجمہ مشکات شریف شیخ عبد الحق دہلوی کا * اس رسالے کی بارہ فصلیں مقرر کیں * پہلی فصل جان کندن کے بیان میں * دوسری فصل میت کے غسل میں * تیسری فصل کفنانے میں * چوتھی فصل جنازے کی نماز میں * پانچویں فصل انکے بیان میں کہ جنکو غسل دینا اور انکے جنازے کی نماز پڑھنا درست ہی یا نہیں * چھٹی فصل جنازے کی امامت میں * ساتویں فصل جنازہ اٹھانے اور اسکے ساتھ چلنے میں * آٹھویں فصل دفن اور قبر کے بیان میں * نویں فصل شہید کے احکام میں * دسویں فصل مسائل متفرقہ میں * گیارہویں فصل تعزیت میں * بارہویں فصل اہل میت کے لیے

طعام بھیجنے اور میت کے لئیے صدقہ دیتے ہیں * پھر موافق سوال اُس طالب مذکور کے اس رسالے کا نام تجہیز تکفین مسلمان کی رکھا گیا * اور حسن اتفاق سے تاریخ ہجری بھی اسکی یہی ہوئی * پہلی فصل جان کندن کے بیان میں * اگر کسی مسلمان کو جان کندن شروع ہو آثار موت کے اُس پر ظاہر ہوں چنانچہ ٹیڑھا ہو جانا ناک کا اور سست ہو جانا پانو کا کہ پھیلانے سکیں یا منہ لٹکے اور چیزیں کہ وقت جان کندن کے ظاہر ہوتی ہیں پس یہہ آثار جب معلوم کئیے جاویں تو مستحب ہے حاضروں کو کہ منہہ اُسکا قبلے کی طرف پھیر دیں * اور سنت ہے کہ سیدھی کروٹ پر لٹا دیں جسطور سے کہ زندگی میں سوناسنت ہے * اگر چت لٹا دیں اور پانو اُسکے قبلے کی طرف کر دیں اور سر کے نیچے ایک پاک تکیہ رکھہ کر ذرا اوپر اُٹھا دیں تاکہ منہہ اُسکا قبلے کی طرف ہو جاوے تو یہہ بھی جایز ہے * اگر اسطور کے لٹانے میں مرنے والے پر کچھ تکلیف زیادہ ہووے تو اُسکو اُسی وضع پر چھوڑ دیں جسوضع پر کہ وہ پڑا ہو * واجب ہے اُسکے اقربا پر اگر اقربا نہوں تو

ان بیماروں پر جو حاضر ہوں تلقین کرنا شہادتین کا قبل از وقت
غرغرہ کے یعنے پہلے اس سے کہ دم اسکے گلے میں آکر اٹکا کرے یہ
حالت سب نے سمجھے ہے کی نہوں رہتی ہے * بعضے علما نے کہا ہے
تلقین کرنا مستحب ہے * اکثر علما کے نزدیک شہادتین کی تلقین
سے یہ مراد ہے اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا
عبدہ ورسولہ * اور بعضو کے نزدیک یہ مراد ہے * لا الہ
الا اللہ محمد رسول اللہ * لیکن اس طور سے تلقین کرتی
اگر آپ پڑھ پڑھ کے اسکو سنائیں کہ وہ سنے اور سمجھے
ای بھائیو یہ نہیں کہ تو بھی کہہ اسواسطے کہ یہ وقت اسپر کڑا
تکلیف کا ہے مبادا اکر اسکا کہنا اسکو برا معلوم ہو تا وہ
بسبب گمان تکلیف کے انکار کر بیٹھے تو یہ اسکے حق میں
بہتر نہیں پس چاہیے اُن حاضرون کو جب تک تلقین کرتے رہیں
کہ مرنے والا ایک بار شہادتیں صراحۃً یا اشارۃً کہلے پھر اسکو
تلقین کرنا موقوف کردیں * اگر بعد اسکے کوئی بات دنیا کی
اسکے منہ سے نکلے تو پھر اُسی طور سے تلقین کریں علی ہذا
القیاس یہاں تک کہ اسکا آخر کلام * لا الہ الا اللہ *

ہو جاوئے * اگر کسی مسلمان سے کفر کا کلمہ جان کندنی میں ظاہر ہو معاذ اللہ تو اُسکے واسطے دعا مغفرت کی خدا سے مانگیں اور اُسکی تجہیز تکفین مسلمانوں کی سی کریں کہ اُس وقت کے کفر اسلام کا اعتبار نہیں * مرنے والے کے پاس سورہ یاسین اور سورہ رعد پڑھنا مستحب ہے * جب کہ وہ مر چکے تو اُسکی آنکھیں بند کرنا مستحب ہے * اور ایک پٹی کپڑے کی اُسکی ٹھوڑی کے نیچے سے لاکر اوپر سر کے باندھ دیں تاکہ منہہ اُسکا پھیلا نرہجاے اور مکھی وغیرہ اسمیں نجاے * اُسکی آنکھیں بند کرنے والا بند کرتے ہوئے پڑھے بِسمِ اللّٰہِ وَعَلیٰ مِلَّۃِ رسولِ اللّٰہِ صَلّی اللّٰہُ علیہِ وعلیٰ آلِہٖ وَاَصحابِہٖ وَسلّم * اللّٰھمّ یسِّر علیہِ اَمرہٗ وَسَھِّل علیہِ ما بعدہٗ وَاَسعدہٗ بِلِقائِکَ وَاجعَل ما خرجَ الیہِ خیراً مما خرجَ عنہُ * بعد اسکے میت کے ہاتھہ پانو پھیلادیں کہ سکڑ نجاویں * اور ایک تلوار یا کچھ قدرے لوہا اُسکے پیٹ پر رکھہ دیں کہ پھول نجاوے * اور حاضر کیجاویں نزدیک اسکے خوشبوئیاں مثل عطر اور گلاب وغیرہ کے * جبتک کہ میت کو غسل نہ دیا ہو قرآن پڑھنا اُسکے پاس مکروہ ہے

* بعضے علما کے نزدیک جائز نہیں ہی پڑھنا میت کے پاس
حیض اور نفاس والی عورتوں کا اور اُس کی کا کو جنابت
ہی ہو * اور بعضے علما کے نزدیک اسمیں کچھ مضایقہ نہیں *
میت کے اقربا اور ہمسایے اور اہل محلے کا خبر کرنا اُسکے
موت سے مستحب ہی * میت کو چارپائی یا تخت پر رکھیں
زمین پر نہ ڈالدیں چنانچہ رسم ہنود کی ہی کہ چاہیے کہ اثر زمین
کا اُسکے بدن کو کچھ تغیر نکردے * اور زمین پر ڈالنے
میں ہتک اور اہانت ہی مُردے کی ہی حال آنکہ تعلیم اور
تکریم اُسکی حدیث شریعت میں آئی ہی * شتابی کرنا میت
کی تجہیز تکفین میں مستحب ہی * دوسری فصل میت کے
غسل میں * میت کو غسل دینا فرض کفایہ ہی * فرض کفایہ
اُسکو کہتے ہیں کہ جو بعضے لوگ ادا کریں تو سب چھوٹ
جائیں اور جو کوئی ادا نکرے تو سب گنہگار ہوئیں * جب
میت کو غسل دینے کے لیے تخت پر ڈالیں تو مستحب ہی کہ
تین بار یا پانچ بار یا سات بار پہلے اُس تخت کو صندل اور اگر
سے یا جو لابان سے میسر ہو دھونی دے لیں تب میت کو اُسپر

ڈالیں * اور گرد اُسکے بھی وہی دھونی رکھیں اور پانو
اُسکے قبلے کی طرف کرکے اسطور سے کہ منہہ بھی قبلے کی طرف
ہو جاۓ لمبا لمبا لٹا دیں * اگر جگہہ میسر نہو مکان تنگ ہو تو
جس وضع سے کہ ہوسکے اسکو غسل دیں * غسل کے
وقت میت کے بدن پر جو لباس ہو نکال ڈالیں مگر بے ستری
نکریں * بلکہ ایک پاک کپڑا اسکے ستر عورت پر ڈال
دیں * حضرت پاک جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ و
علی آلہ و اصحابہ وسلم کو جو کرتے سمیت غسل دیا تھا تو یہہ
بھی جناب پاک کے خواص سے تھا غیر کے لیے اسپر قیاس
نچاہیے کہ یہہ مخالف افعال اور اقوال حضرت کے ہی * غسل
کا پانی خطمی عراقی یا بیری کے پتے یا صابون یا سجی ڈالکر گرم
کریں * اگر کوئی چیز ان میں سے میسر نہو سکے تو فقط گرم پانی ہی
کافی ہی * غسل دینے والا پہلے اُسکے استنجے کی جگہہ سے
کلوخ یا پتھر سے نجاست دور کرے * پھر کپڑے کی تھیلی ہاتھہ
میں پہنکر اسے استنجا مسنت کا کردے * پھر اُس تھیلی کو دور کرکے
* پھر ہاتھہ دھو کر پانی انگلی پہ کپڑا لپیٹ کر دانت ہونٹ

نہ میت کے مل دیوے اور دونوں نتھنوں میں پھرا دیوے تبھی
کافی ہی * منہہ اور ناک میں میت کے پانی نہ ڈالے کہ خوف
اندر چلے جانے کا ہی کیونکہ میت زندے کی طرح سے منہہ
ناک میں سے پانی نہیں نکال سکتا * پھر سب باقی وضو پورا
کر دے * وضو سے پہلے پہنچوں تک ہاتھ میت کے نہ دھوے
کہ یہ سنت زندے کے واسطے ہی * میت کے لئے ہاتھ
دھونا غسل دینے والے کا کافی ہی * پھر داڑھی اور سر
کے بال اگر ہوں تو خطمی عراقی سے دھوئے * اگر یہ میسر
نہو تو صابون وغیرہ سے دھوئے * بعد اسکے میت کو بائیں
کروٹ پر ڈال کر داہنی طرف تین مرتبہ پانی سر سے پانو
تک ڈالے کہ بائیں طرف جو تخت سے لگی ہوئی ہی وہاں
تک پہنچ جاوے * یہ پہلا غسل ہوا * پانی ڈالنے میں سر سے
شروع کرے * سب بدن میت کا ہاتھ سے یا نگر ستر کی جگہہ
یعنی ہاتھ میں کپڑا لپیٹ کر * خالی ہاتھ سے ستر
کی جگہہ ملے کہ ہاتھ لگانا اور دیکھنا ستر کی جگہہ کا مردے کی روا نہیں
ہی جیسے کہ زندے کی * پھر میت کو داہنی کروٹ پر لٹاکے

بائیں طرف سر سے پانوتک تین مرتبہ پانی بہاوے اور اُسکی
طور سے بدن اُسکا ملے کہ سابق معلوم ہوا ہی * یہہ دوسرا
غسل ہوا * اِن دونوں مرتبہ چاہیے وہ پانی ہوئے کہ بیری
کے پات وغیرہ ڈالکر جوش کیا گیا ہو * پھر اسوقت میت کی
پشت کو غسل دینے والا اپنے گھٹنوں یا ہاتھوں یا سینے سے غرض
جسطرح سے کہ ہو سکے تکیہ لگا کر اُسکو بیٹھائے * اور پیٹ
اُسکا آہستہ آہستہ نیچے کو ملے * اگر اُسکے پیٹ سے کچھ نکلے
تو اُسکی کو دھو ڈالے اعادہ غسل کا نکرے * پھر میت
کو بائیں کروٹ پر لٹا کے دہنی طرف سر سے پانو تک تین مرتبہ
پانی بہائے * اِس مرتبہ کے پانی میں چاہیے کہ تھوڑا سا فقط کافور
ملا ہو * اور بیری کے پات وغیرہ اسمیں نہوں * اور جوش
بھی نکیا گیا ہو * یہہ تیسرا غسل ہوا * اِس بیان سے یہہ
بھی معلوم ہوا کہ ہر غسل میں تین بار پانی ڈالنا سنت ہی ۔
اگر پانی ڈالنا تین بار سے کم یا زیادہ ہو جاے تو بھی غسل جایز
ہو جائیگا اسلئے کہ واجب ایک ہی مرتبہ ہی * پھر اُسکے تمام
بدن کو کپڑے سے پونچھ ڈالے * اگر بعد اِسکے بھی کچھ اُسکے

بدن سے خارج ہوئے تو اسکو بھی دھو ڈالے اعادہ غسل کا نکرے
اگر سر کے بال اور داڑھی ہو تو اسپر حنوط لگا دین * حنوط
اس خشبو کو کہتے ہین کہ چند خوشبوئیان مثل عطر و گلاب
اور صندل وغیرہ کے ایک جگہہ جمع کرتے ہین اور یہہ مشہور
ہی * زعفران اور ورس داخل کرنا حنوط مین مرد کے واسطے
مکروہ ہی * اور عورت کے لیے جایز ہی * مشک ڈالنا حنوط
مین جایز ہی * ورس نام ہی ایک قسم گھاس کا کہ سر
زمین یمن مین پیدا ہوتی ہی * اور بعضے محققین نے لکھا ہی
کہ ورس تن کو کہتے ہین کہ ہندوستان مین مشہور درخت ہی
* میت کی دونو پیشانیوں اور زانون پر اور ہاتھے اور ناک
پر اور دونو گھٹنوں پر کہ یہہ اعضا سجدے کے ہین کافور
لگاوین * اور حنوط اسکے کفن پر بھی لگا دین * اگر مردے کے
موضع ناک کانوں مین روئی رکھہ دین تو مضائقہ نہین * اوّلی
رکھنا میت کی جا ضرور اور پیشاب کی جگہہ مین مکروہ ہی
ختنہ کرنا میت کا اور بال اور ناخن کاٹنے اسکے جایز نہین
ہی * لیکن جو ناخن کہ ٹوٹ گیا ہو تو اسکا کاٹنا درست ہی

ہی * اگر خاوند جورو کو غسل دے تو جایز نہیں ہی * اور جو
جورو خاوند کو غسل دے تو درست ہی بشرط طیکہ اُسکو
کوئی طلاق نہ دی ہو * یا طلاق رجعی دی ہو * لیکن وہ غسل
دینے کے وقت عدت میں ہی * اگر عدت اُسکی قبل غسل
دینے کے تمام ہو چکی * یا وہ مطلقہ تھی طلاق بائن کر کے *
یا خاوند کے مرنے کے بعد پہلے غسل دینے سے مرتد ہو کر
مسلمان ہو گئی * یا ہاتھ لگا یا خاوند کے باپ یا بیٹے کو بدی
سے * یا بوسہ لیا اُنکا شہوت سے * تو ان سب صورتوں
میں عورت کو غسل دینا خاوند کا درست نہیں ہی * بہتر یہہ
ہی کہ غسل میت کا وہ کوئی دے کہ جسکے ساتھہ میت کی
قرابت زیادہ ہو * اگر میت کے اقربا میں کوئی غسل کے
احکام نجانتا ہو تو وہ شخص غسل دے کہ متقی پرہیزگار
امین ہو اور احکام غسل کے بھی جانتا ہو * نہلانے والا میت
کے بدن پر اتفاقاً جو کچھہ مکروہ اور بری چیز دیکھے تو اُسکو
اظہار نکرنے بشرطیکہ قبل موت کے وہ چیز اُسمیں ہو *
اور اگر مرنے کے وقت یا بعد موت کے وہ پیدا ہوئی ہو

جیسے کسی کا منہ ہو جانا یا مثل اسکے اور کچھ مبادا آیا نہ اور
ودیعت بھی قصور میں مشہور رہی ہو تو اسکے اظہار میں
کچھ باک نہیں ہے * بلکہ اور آدمیوں کو اس سے عبرت ہوئے
* اگر میت کے چہرے پر نور یا مسکرانا اسکے لبوں سے
دیکھیں یا مثل انکی اور نیکیوں سے تو انکا اظہار کرنا مسنون
* بلکہ اور آدمیوں کو نیک عمل پر رغبت ہووے * اگر میت
پانی کا ڈوبا ہوا ملے اور دیر تک اسکا گلنا سڑنا ہو تو اسکا غسل
مسلمانوں پر واجب ہے * پس اگر غسل کی نیت سے پانی
خواہ دیکھ پانی سے نکال لینا چاہئے تو اسکے غسل کے لیے
کفایت کرتا ہے * لڑکیاں لڑکے اگر مراہق ہووے ہوں *
یعنی حد شہوت کو نپہنچے ہوویں تو چاہئے ہے کہ غسل انکو خواہ
مرد ہیں خواہ عورتیں * خنثی مشکل نے وہ کوئی کہ جس میں
مرد عورت کے پہچاننے کی نشانیاں جمع ہوں اور غلبہ کسی
جانب کا معلوم نہوا گر مراہق ہو چکا ہو تو تیمم کرایا جائے
والا حکم اسکا مثل حکم چھوٹے لڑکوں کے ہے * ا
گر عورت مرجائے مردوں میں اور وہاں کوئی عورت دوسری

نہلانے والی اُسکی نہاے * یا مرد مرجاے اور عورتیں ہیں اور وہاں کوئی مرد دوسرا نہلانے والا اُسکا نہاے تو جو اُسکا محرم ہو وہ اپنے ہاتھ سے اُسکا تیمم کر دے * اگر محرم کوئی نہو تو اجنبی اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر تیمم کر دے * پھر نماز جنازہ کی پڑھیں * میت کے غسل میں بہت شرط ہے لیکن واسطے ساقط ہوے فرضیت غسل کے مسلمانونسے ہے واسطے میت کی طہارت کے * چنانچہ اگر نماز جنازہ کی غریق پر پڑھیں بدون اعادہ غسل کے تو جائز ہے * تیسری فصل میت کے کفنانے میں * کفن دینا میت کو فرض کفایہ ہے * کفن سنت مرد کے لیے تین کپڑے ہیں ازار لفافہ قمیص * کفن کفایت دو کپڑے ہیں ازار لفافہ * کفن ضرورت کم اس سے لیکن اسقدر ہو کہ سب بدن میت کا اُسمیں چھپجاے * ازار اور لفافہ نام ہے اُن دو نو چادروںکا کہ اُن دونوں کو کفنانے کے وقت نیچے اوپر دالکر قمیص اُسپر بچھاتے ہیں * جس چادر کو اول بچھاتے ہیں اُسکو لفافہ کہتے ہیں * اُس چادر پر جو دوسری چادر بچھاتے ہیں اُسکو ازار

کہتے ہیں * ہر ایک چادر اتنی لمبی چاہیے کہ مردہ تمام عمر
پانو سے اُس تک چھپ جائے اور چوڑی ہر ایک اسقدر
ہووے کہ ہر دو کونوں اسپر لپیٹیں تو دونوں کنارے اُسکے داہنے بائیں
طرفوں کے آپس میں نیچے اوپر آجاویں * قمیص کفنی کو کہتے ہیں
کہ اُسمیں کلیاں اور آستینیں وغیرہ نہیں ہوتی ہیں * کفن
سنت عورت کے لیے پانچ کپڑے ہیں * درع * خمار *
لفافہ * ازار * خرقہ * اور کفن کفایت تین کپڑے ہیں *
لفافہ * ازار * خمار * کم اُس سے مکروہ ہی * اور کفن
ضرورت کم اُس سے لیکن اسقدر ہو کہ تمام بدن میت
کا اُسمیں چھپ جائے * درع اور قمیص میں اسقدر فرق
ہے کہ قمیص اُسکو کہتے ہیں کہ جسکو مرد پہنتے ہیں * اور
درع ایسکو کہتے ہیں کہ جسکو عورتیں پہنتی ہیں * درع کے
سینہ کے اوپر چاک کرتے ہیں قمیص کے مونڈھوں کے اوپر
پھر کفنانے کے وقت بھی درع اور قمیص میں ایسے ہی چاک
کرنا چاہیے * درع اور قمیص جو زندگی کے وقت تمام تھا
آیا اُنھوں کا بعینہ یہی تمام رہا اُنکا بعد موت کے بھی اگرچہ

وضع اُنکی مخالف ہی زندگی کے وقت سے * خمار اوڑھنی کو کہتے ہیں * خرقہ سینہ بند کو کہتے ہیں * قمیص اوٗر درع کا طول کاندھونسے ٹخنوں تک چاہیے * اوٗر عرض اِسقدر ہو کہ مردہ اُسمیں چھپ جائے * درازی خرقہ کی تین ہاتھ ہی * عرض اُسکا بغلونسے گھٹنوں کے نیچے تک اِسقدر کہ گھٹنے اُسمیں چھپ جائیں * طول خمار کا دو ہاتھ ہی * عرض اُسکا ایک بالشت ہی * بعضوں نے لکھا ہی کہ ایک بالشت میں سر عورت کا نہیں چھپ سکتا ہی اگر دو بالشت اُسکا عرض کریں تو بہتر ہی چنانچہ مفتاح الصلوٰۃ میں مذکور ہی * مردے کے کفن نے کا یہ طور ہی کہ اول لفافہ کسی پاک چیز پر بچھائیں مثلا بوریا یا چارپائی یا تخت پھر دھونی صندل اوٗر اگر کی اُسکو دیکے خشبو اُسپر چھڑکیں * پھر لفافہ پر ازار بچھائیں * پھر اُسپر بھی دھونی دیکے خشبو چھڑکیں * بعد اُسکے آدھی کفنی ازار پر بچھادیں اوٗر آدھی میت کے سر کی طرف رہنے دیں * پھر اُسکو بھی دھونی دیکے خشبو چھڑکیں * یہ معلوم ہو چکا ہی کہ دھونی صندل او اگر کی چاہیے *

پھر مردہ کو پاک کپڑے سے پونچھ ڈالیں * پھر حنوط سر
اور داڑھی پر اور کافور سجدے کے ساتوں اعضا پر لگا کر غسل
کی جگہ سے مواضع ستر کے چھپائے ہوئے کفنی پر لا کے
رکھیں پھر کفنی کے چاک میں سر اُسکا ڈال کے کفنی پہنا
دیں * اور وہ آدھی کفنی کہ سر کی جانب میں بچی ہوئی
تھی اُسکو مردے پر بچھا دیں * پھر پہلے ازار کو بائیں طرف
سے اُسپر لپیٹیں * پھر داہنی طرف سے لپیٹیں تا کہ داہنا
کنارہ بائیں کنارے کے اوپر آ جائے * پھر اُسی طور
سے لفافہ اُسپر لپیٹیں * پھر کفن کی دونو طرفیں سر اور پاؤں
کی جانب کی باندھ دیں تا کہ اُڑ جانے کا خوف نہ رہے *
محیط میں لکھا ہے کہ کفنی کو بعد پہنانے کے نہیں * لیکن نسبر
حاشیے والے نے لکھا ہے کہ امام حلوائی نے فرمایا ہے کہ صحیح
یہی بات ہے کہ کفنی کو بعد پہنانے کے سیدہ ہیں * عورت
کے کفنانے کا یہ طور ہے کہ اول خرقہ یعنی سینہ بند ایک
پاک چیز پر چنانچہ معلوم ہوا بچھائیں * پھر اُسپر لفافہ
بچھانے پر ازار اور پر درع یعنی کفنی * پھر ہر ایک کو

دھونی دے لیں * اور خوشبو اُسپر چھڑک لیں * جسطور سے کہ مرد کے کفنانے میں معلوم ہوا ہی * بعد اُسکے عورت کا بدن پونچھ پانچھ حنوط اُسکے سر پر اور کافور سجدے کے ساتوں اعضا پر لگا کر بدن اُسکا چھپائے ہوے غسل کی جگھہ سے لاکے کفنی پر لٹا دیں. بعد اسکے کفنی پہنا دیں * پھر سر کے بال اُسکی دو حصے کر کے سینے پر کفنی کے اوپر رکھیں * اور خمار یعنے اوڑھنی اُسکے سر پر کھلی ہوئی اُڑھا کر دونوں حصے اُسکے بالونکے اوڑھنی کی دونوں طرفوں میں چھپا دیں * پھر خمار کے اوپر ازار اور ازار پر لفافہ لپیٹیں جسطور سے کہ مرد کے کفن میں بیان ہوا * بعد اسکے خرقہ سینہ کے اوپر بغلوں سے لگا کے گھٹنوں کے نیچے تک لپیٹیں اُسوضع سے جو بیان ہوا ہی * پہلے بائیں طرف سے داہنی طرف لائیں پھر داہنی طرف سے بائیں طرف * پھر کنارے اور کمر کی جگھہ کفن کی باندھ دیں تاکہ ستر محفوظ رہے * جوہرہ النیرہ میں لکھا ہی ظاہر مذہب یہہ ہی کہ خرقے کو درمیان لفافے اور ازار کے رکھیں * کنیزک کفن کے

حکم میں مثل بی بی کے ہی * خنثی اشکال مثل عورت کے ہی
* مراہق مثل بالغ کے ہی * محرم مثل حلال کے ہی *
مغر السن لڑکے کے لیے کفن ایک کپڑے تک بھی جائز ہی ۔
* اور لڑکی کے لیے دو تک * اگر ان کو بھی موافق بالغونکے
کفن دیا جائے تو بہتر ہی * اگر بچہ پیٹ سے مرا پیدا ہوا لڑکی ہو
یا لڑکا تو اسکو ایک پاک کپڑے میں لپیٹ کر گاڑ دیں اسکو
زندے کا سا کفن نہ دیں * جیسے کہ ہاتھ پانو زندے کے جو کٹ جائیں
تو نہلائے جائیں بلکہ ایک پاک کپڑے میں لپیٹ کر گاڑ دے
جائیں * نیا پرانا کپڑا کفن میں برابر ہی مگر پرانے کو دھو لیں *
چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے صحیح بخاری میں
روایت ہی کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ نے
مرض موت میں دیکھہ کر اس کپڑے کی طرف جو اُنکے بدن مبارک
میں تھا فرمایا کہ اس کپڑے کو دھو کر دو کپڑے اسپر زیادہ
کر کے مجھے کفنائیو * حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے
کہا کہ یہہ کپڑا پرانا ہی * صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ نے
کہا کہ نئے کے لیے زندہ مستحق زیادہ ہی میت پرانے ہی کے لیے

مخنثمحق ہی * سفید کپڑے کا کفن بنانا مستحب ہی * چنانچہ حضرت
عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ علیہ
وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ لباس بناؤ تم اپنا سفید کپڑے کو
پہر تمہارے بہتر لباسوں میں ہی اؤر اُسی میں کفناؤ اپنے مُردونکو
* روئی اؤر چھال کے کپڑے کا کفن بنانا درست ہی * مرد کے
لیے ریشمیں اؤر زرد اؤر سرخ کپڑے کا کفن مکروہ ہی جیسے کہ
اُسکو زندگی میں اِنکا پہننا مکروہ ہی * عورت کے لیے یہہ سب
درست ہی جیسے کہ اُسکو زندگی میں اِنکا پہننا درست ہی
* اگر سوا اُن کپڑونکے کہ مرد کے لیے مکروہ ہین نملے تو اُسکے واسطے
ایک کپڑے سے زیادہ کفن نہ بنائیں * چاہیے کہ مرد کا کفن ویسے
کپڑے کا بنائیں کہ پہنا ہو جمع اؤر عید میں * اؤر عورت کا ویسے
کپڑے کا کہ پہنتی ہو ماباپ کے گھر جانے میں * مرد کا کفن
اُسی کے مال سے دینا ہی اگر مال ہو * اؤر اگر مال اُسکا نہو تو
اُسپر دینا واجب ہی * کہ جسپر زندگی میں اُسکا نفقہ واجب
ہوتا ہی * جورو اگر غنی نہو تو کفن اُسکا خاوند پر واجب ہی
وارثا اُسکے مال میں سے دین * اؤر نزدیک امام ابو

بوصف زّح گے اگرچہ مال عورت کا رکھا ہو تو بھی خاوند
ہی کفن دوے جیسے کہ زندگی میں اُسکو لباس دینا ہی *
چوتھی فصل جنازے کی نماز میں * نبی علیہ الصلوة والسلام کی
اُمت کا اسپر اجماع ہی کہ نماز جنازہ کی فرض کفایہ ہی * بس
اگر کوئی شخص اس سے انکار کرے تو کافر ہو جائیگا * اور اگر
کسی ایک مسلمان نے بھی یہہ نماز پڑھ لی تو سب چھوٹ
جائینگے * ہر فرض کفایہ کا یہی حکم ہی جیسے کہ غسل کی فصل میں
معلوم ہوا * اس نماز کی صحت کے واسطے نو شرطیں ہیں * پہلے
شرط مسلمان ہونا نماز پڑھنے والے اور مردے کا بس اگر کافر
یا مرتد نے کسی میت کے جنازے کی نماز پڑھی مدون اور
بمسلمانونکے * یا امام ہو مرتد یا کافر اور مقتدی مسلمان ہوں تو نماز
درست نہوگی * یا اگر کسی مردے کافر اور منافق پر مسلمان
لوگ نماز جنازے کی پڑھیں تو یہہ بھی نہیں جایز ہی * دوسری شرط
میت اور مصلی کا بدن پاک ہونا ہی جنابت اور بے وضو ہونے
سے اور جمیع ناپاک چیزوں سے * اگر نماز جنازے کی جماعت
سے پڑھیں تو فقط امام اور میت کی طہارت شرط ہی اسلیے

کہ ایک مسلمان اگر نماز جنازے کی پڑھ لیگا تو سب چھوٹ جاوینگے اس فرض سے * مگر جو مقتدی کہ بے طہارت نماز پڑھیگا تو اُسی کی نماز نہو گی * تیسری شرط میت اور مصلی کا لباس پاک ہونا ہی * چوتھی شرط میت اور نمازی کا مکان پاک ہونا ہی مگر میت کے مکان کی طہارت میں اختلاف ہی * پانچویں شرط ستر عورت میت اور مصلی کا * ستر عورت مردونکے لیے چھپانا بدن کاہی ناف سے گھٹنوں تک لیکن ناف خارج گھٹنے داخل * اور عورتونکے لیے تمام بدن کا چھپانا ہی مگر چہرہ اور دونوں ہتیلیاں اور دونوں قدم کہ یہ تینوں اعضا موافق صحیح روایت کے اُنکے حق میں عورت نہیں باقی اسکی تفصیل بڑی کتابوں میں مذکور ہی اس جگہ بقدر ضرورت بیان ہوا * چھٹی شرط رکھنا میت کا زمین پر یا اُس چیز پر کہ شرع میں مثل زمین کے ہی روبرو مصلی کے * پس اگر جنازہ مثلاً گھوڑے پر ہو یا پیچھے یا داہنی بائیں طرف مصلی کے یا غایب اُس سے تو نماز جنازے کی درست نہو گی * ساتویں شرط بالغ ہونا

امام کا * آٹھویں شرط کھڑا ہونا مصلی کا رو بقبلہ ہو کر *
نویں شرط نیت کرنی مصلی کی نماز کی خاص واسطے اللہ تعالی کے
اور دعا کی واسطے میت کے اسطور سے مصلی کہے * نیت کی
میںنے جو ادا کروں چار تکبیریں نماز جنازے کی واسطے اللہ کے اور
دعا واسطے اس میت کے منہہ میرا قبلے کی طرف * اگر مصلی مقتدی
ہو تو ایسی کہے نیت کی میںنے جو ادا کروں چار تکبیریں نماز
جنازے کی واسطے اللہ تعالی کے اور دعا واسطے اس میت کے اس
امام کے پیچھے منہہ میرا قبلے کی طرف * پھر نیت کے بعد مصلی
تکبیر اولی کہے یعنے اللہ اکبر * جنازے کی نماز کے دو ارکان
ہیں * چار تکبیریں کہنا یعنے ابتدا نماز کی کرے اللہ اکبر کہہ کر
* پھر بعد ثنا کے اللہ اکبر کہے * پھر بعد درود کے اللہ
اکبر کہے پھر بعد دعا کے اللہ اکبر کہے * اور نماز میں کھڑا
ہونا * بعضے علما نے کہا ہے کہ تکبیر اولی شرط ہے رکن نہیں
اور تکبیریں ہیں * سنتیں اس نماز میں تین ہیں * تکبیر اولی
کہے بعد ثنا پڑھنا یعنے * سبحانک اللہم وبحمدک وتبارک
اسمک وتعالی جدک وجل ثناءک ولا الہ غیرک * دوسری تکبیر کے

اور وہ اسلام کو سمجھتا تھا تو اُسپر نماز پڑھیں * اِس
حکم میں لڑکا لڑکی دونوں برابر ہیں * کوئی پیدا ہوا اور
اُسکے زندگی کی علامت پائی گئی مثلا آواز یا حرکت پھر جلد
مر گیا * یا پیٹ سے اکثر زندہ خارج ہوکے مر گیا نام اُسکا
رکھیں غسل اُسکو دیں نماز اُسپر پڑھیں * جو کوئی کہ مرا پیدا
ہوا یا کچھ اعضا اُسکے بنے ہیں کچھ نہیں تو غسل اُسکو
دیکر ایک پاک کپڑے میں لپیٹ کے گاڑ دیں اور نماز
جنازے کی نپڑھیں * اگر مسلمانوں اور کافروں کے مردے
ملجائیں پس اگر کسی علامت سے مسلمان پہچانے جاتے
ہیں تو مسلمانوں کو جدا کر کے غسل دیکر نماز جنازے کی
پڑھکے مسلمانوں کے گورستان میں دفن کر دیں * علامت
مسلمانوں کی * خضاب * ختنہ * سیاہ لباس لبونکے بال ترشانا ہی
* اگر یہ علامتیں بھی مشتبہ ہوجائیں چنانچہ یہود ختنہ کرتے
ہیں نصاریٰ سیاہ لباس پہنتے ہیں اور غازی مسلمان
بھی کبھو ایسی صورت ہیبت ناک بنانے کے لیئے موچھیں
بڑھا دیتے ہیں اور بعضے کفار بھی خضاب کرتے ہیں پس

اس وقت میں دیکھا چاہیے * اگر مردے مسلمانوں کے بہت
ہوں تو سبکو غسل دیں اور رجوع کرکے نماز جنازے
کی پڑھیں لیکن نیت مسلمانوں کی کریں اور مسلمانوں ہی
کے مقبرے میں گاڑیں * اور اگر کافر بہت ہوں تو
نماز کسی پر نہ پڑھیں * مگر نہلا کفنا کر سب کو کافروں کے
مقبرے میں گاڑ دیں * اور غسل کفن میں رعایت سنت
کی نکریں * اگر کافر اور مسلمان برابر ہوں تو غسل
سب کو دیں * مگر انپر نماز پڑھنے میں اور دفن کرنے
میں اختلاف ہی * بعضوں نے کہا ہی پڑھیں بعضونے
کہا ہی نہ پڑھیں * اور ایسیہی بعضونے کہا ہی ان سب کو
مسلمانوں کے گورستان میں دفن کریں * بعضوں نے کہا ہی
کافروں کے اور بعضوں نے کہا ہی کہ ان سب کے لیے
ایک علیحدہ گورستان بنائیں * اور قبریں سبکی برابر
زمین کے کر دیں * اگر عورت کتابیہ یہودیہ یا نصرانیہ
کسی مسلمان کے نکاح میں تھی اور وہ اسسے حاملہ
ہے مرگئی تو اتفاق ہی علماکا کہ اسپر نماز جنازے کی نہ پڑھیں

پہچانے کی نشانیاں جمع ہوں اور غلبہ کسی جانب کا
معلوم ہو کر اُسکو خنثیٰ مشکل کہتے ہیں چنانچہ معلوم ہو چکا ہی
اور اگر مرد کی جانب غالب ہو تو اُسکا حکم مرد کا ہی * اور جو
عورت کی جانب غالب ہو تو اُسکا حکم عورت کا ہی * پھر اُنکے بعد
عورتونکو رکھیں * پانچوین فصل اُنکے بیان میں کہ جنکو غسل
دینا اور اُنکے جنازے کی نماز پڑھنا درست ہی یا نہیں * چند
فریق کو غسل دینا اور اُنکے جنازے کی نماز پڑھنا درست نہیں ہی
ایک باغی یعنی وہ لوگ کہ اپنے وقت کے بادشاہ اسلام کے حکم سے پھر
گئے ہوں * دوسرے قزاق یعنی وہ لوگ کہ راستہ لوٹتے ہیں
تیسرے وہ لوگ کہ رات کو ہتیار باندھ کے شہر میں چوری کرتے
ہیں اور اگر کوئی مزاحمت کرے تو اُسکے مار ڈالنے میں صرفہ
نہیں کرتے * چوتھے ٹھگ یعنی وہ لوگ کہ فریب دیکر پھانسی
سے مار ڈالتے ہیں * بشرطیکہ یہہ سب مسلمانوں کے
ہاتھ سے لڑائی میں مارے جائیں * اور اگر امام وقت انکو
گرفتار کرکے بعد اُسکے قتل کرے تو اُنکو غسل بھی دیا جائے
اور نماز جنازے کی بھی پڑھی جائے * پانچوین قاتل والدین کا

یعنی وہ شخص کہ مار ڈالا ہو اپنے دونوں ماں باپ کو یا ایک کو * شہید کو بھی غسل نہیں دیتے ہیں حکم اسکا بھی فصل میں انشاء اللہ تعالی معلوم ہوگا * اگر میت کو گاڑ دیا اور نماز جنازے کی نہیں پڑھی تو اسکی قبر پر پڑھیں جب تک کہ اسکے پیٹ پھٹنے کا گمان غالب ہو * امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پیٹ پھٹنے کا شک ہو گیا ہو تو بھی پڑھیں * اعتبار نماز پڑھنا درست نہیں ہے. یعنے اگر ہاتھ یا پاؤں یا اور کچھ عضو بدن سے جدا ہو جائے تو نماز اسپر نہ پڑھیں * جیسا کہ اگر بدن آدھا سر کی طرف کا بے سر میت * مگر اسمیں آدھے پر پڑھنا درست نہیں کہ جیسے برابر لمبائی میں چرا ہوا * اور حرب سے جو نابالغ قید میں بغیر ماں باپ کے آوے اور دار اسلام میں آکے مرجاے تو نماز اسپر پڑھی جاتی * اور اگر اسکے ساتھ کوئی ماں باپ میں سے بھی پکڑا آیا لیکن اسلام نہیں لایا اس نابالغ پر نماز پڑھنا درست نہیں * اگر نابالغ جو مسلمان ہوا پر دونوں ماں باپ کے

پاپیچھے کھڑے ہوں اور دو شخص اُنکے پیچھے اور ایک بہانکے پیچھے تاکہ تین صفیں بن جاویں * اِسواسطے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہی جس شخص پر تین صف آدمیوں نے نماز پڑھی تو اللہ تعالی اُسکو بخش دیگا * اُس نماز کی سبب صفوں سے پہلی صف میں ثواب زیادہ ہی * برخلاف نماز پانچگانہ کے کہ اُسکی پہلی صف میں ثواب زیادہ ہی * ایک شخص حاضر ہوا اور بعضی تکبیریں ہو چکی ہیں تو نماز میں داخل نہووے جب تک کہ امام پھر تکبیر نکہے پس جب امام کہے تو یہہ امام کے ساتھہ تکبیر کہکے داخل ہو جاوے * برخلاف اُس شخص کے جو حاضر تھا پہلی تکبیر کے وقت اور اُسکو کچھہ دیر ہو گئی امام کے ساتھہ برابر تکبیر نکہہ سکا تو وہ دیر نکرے تکبیر کہکر امام کے ساتھہ شریک ہو جاوے کہ اِسقدر ضرورت ہی اور جزو ہ نیں معاف ہیں * ایسے ہی جو شخص کہ حاضر ہوا چاروں تکبیروں کے بعد تو وہ بھی دیر نکرے چاہے تکبیر کہکے کھڑا ہو جائے * پھر جب امام سلام پھیر چکے تو وہ شخص تنہا تین تکبیریں متصل بغیر دعا درود کے کہکے سلام پھیر دے * پس اگر اُسکے آگے سے میت کو

اُتھالیا تہاں پوری ہوجانے چاروں تکبیر دیکے تو نماز اُسکی باطل ہوگئی * اگر بہت جنازے جمع ہوجائیں تو علیحدہ علیحدہ نماز پڑھنا ہر جنازے پر بہتر ہی * گر پہلے پڑھنا اُسپر بہتر ہی کہ سب میں نیک بہت ہو * اور اگر جمع کرکے ایک ہی بار سب پر پڑھیں تو بھی جائز ہی * پھر اُسمیں اختیار ہی کہ سب جنازونکی ایک صف بنائیں * یا ہر جنازیکو برابر کرکے اپنے مُنہہ کے سامنے سب کو رکھیں * اِسطور سے کہ مصلی اگر ایک شخص ہو تو اُسکے مُنہہ کے آگے سب کے سینے ہوں اور اگر امام ہو تو اُسکے مُنہہ کے آگے سبکے سینے ہوں * لیکن اپنے نزدیک اُس جنازے کو رکھے کہ سب میں بہتر اور افضل ہو پھر اُسکے بعد اُسکو رکھے جو اُنسے باقیوں میں بہتر اور افضل ہو علی ہذا القیاس اِسیطور سے سبکو رکھے * اگر مرد اور عورتیں اور نابالغ اور خنثی مشکل اور حُر اور غلام سب جمع ہوں تو سب سے پہلے مردونکو رکھیں خواہ حُر ہوں خواہ غلام ہوں * اور بعضے کہتے ہیں کہ غلام حر ونکے پیچھے رکھے جائیں اُنکے بعد نابالغونکو رکھیں اُنکے بعد خنثونکو بعد اُن شخصوں کو جن میں مرد عورت کے

یعنے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود پڑھنا ہی جو درود
کو یاد ہو مثلا * اللھم صل علی محمد و علی آل محمد کما
صلیت علی ابراھیم و علی آل ابراھیم انک حمید مجید *
تیسری تکبیر کے بعد دعا پڑھنا مثلا * اللھم اغفر لحینا ومیتنا
وشاھدنا وغائبنا وصغیرنا وکبیرنا و ذکرنا وانثانا اللھم من
احییتہ منا فاحیہ علی الاسلام و من توفیتہ منا فتوفہ علی الایمان
وخص ھذا المیت بالروح والراحۃ والمغفرۃ والرضوان
اللھم ان کان محسنا فزد فی احسانہ وان کان مسیاء فتجاوز
عنہ ولقہ الامن والبشری والکرامۃ والزلفی برحمتک
یا ارحم الراحمین * اس نماز میں کوئی دعا مقرر نہیں ہی جو
دعا یاد ہو سو پڑھے * لیکن جو دعا کہ حدیث میں منقول ہو
اُسکا پڑھنا اولی ہی * اگر میت غیر مکلف ہو * کہ اُسپر
تکلیف عبادت کی خدا کی طرف سے نہیں ہی یعنے مجنون
اصلی یا نابالغ * پس اگر مجنون مرد اور لڑکا ہو تو یہہ دعا
پڑھیں اللھم اجعلہ لنا فرطا واجعلہ لنا اجرا و ذخرا واجعلہ
لنا شافعا و مشفعا برحمتک یا ارحم الراحمین * اگر مجنون

عورت اور لڑکی ہو تو یہ پڑھیں * اللهم اجعلها لنا فرطا واجعلها لنا اجرا و ذخرا واجعلها لنا شافعة مشفعة برحمتك یا ارحم الراحمين * پھر دعا پڑھنے کے بعد چوتھی تکبیر کہکر سیدھی طرف کو منھہ پرا کر سلام پھیریں اور سلام میں یہ پڑھیں * السلام علیکم ورحمة الله * پھر ایسے ہی الٹی طرف کو * فتح القدیر میں لکھا ہی کہ سلام میں نیت میت اور مقتدیونکی کریں * قاضیخان وغیرہ نے کہاہی کہ سلام میں میت کی نیت کرنا منع ہی * پہلی تکبیر میں ہاتھہ اٹھانا کانوں تک ہی * باقی تکبیروں میں ہاتھہ اٹھانا موافق مذہب مختار کے نہیں درست ہی امام چاروں تکبیریں بلند آواز سے کہے اور مقتدی آہستہ کہے جیسے نماز پنجگانہ میں * اور سلام دہنے طرف کا بلند آواز سے کہے * جنازے کے سینے کے برابر کھڑا ہونا امام کا مستحب ہی میت عورت ہو یا مرد * اگر مصلی فقط ایک ہی ہو تو وہ بھی سینے ہی کے برابر کھڑا ہووے * تین صفیں کرنا اس نماز میں مستحب ہی یہاں تک کہ اگر سات آدمی ہوں تو ایک امام ہووے اور تین شخص اسکے

مگر اُسکے دفن کرنے میں اختلاف ہی * بعضوں نے کہا ہی
کہ مسلمانوں کے گورستان میں گاڑی جاے بعضوں نے کہا ہی
کافرونکے * بعضوں نے کہا ہی کہ ایک علیحدہ جگہہ قبر بنا کر گاڑی
جاے اِس بات میں احتیاط بہت ہی * اور بعضوں نے کہا ہی
کہ ایک علیحدہ جگہہ قبر بنا کر گاڑی جاے مگر قبلے کی طرف اُسکی
پیٹھہ کریں تا کر اُسکے پیٹ کے بچے کا منہہ قبلے کی طرف رہے *
جنازے کی نماز پڑھنا مسجد میں مکروہ ہی موافق صحیح
روایت کے * چھٹی فصل جنازے کی امامت میں * جنازے کی نماز کا
امام چاہیے کہ بادشاہ ہووے اگر وہ حاضر نہو تو حاکم شہر کا
* اگر وہ بھی حاضر نہو تو قاضی * پھر بعد قاضی کے امام جمعے کا *
پھر بعد اُسکے امام محلے کی مسجد کا * بعد اُسکے ولی میت
کا یعنے وہ مرد کہ سب اقربا میں اُسکا زیادہ قریب ہی جیسے بیٹا
پھر پوتا پھر باپ پھر دادا پھر بھائی پھر بھتیجا باقی تفصیل
بڑی کتابوں میں ہی * بعد ولی کے خاوند عورت کا * بعد خاوند
کے ہمسایہ * لیکن میت کے باپ کے ہوتے نچاہیں کہ بیٹا
میت کا امامت نکرے * مگر جو باپ جاہل ہو اور بیٹا عالم تو

بیٹا ہی چاہیے کہ امام ہو * پھر ولی مختار ہی چاہے آپ امامت
کرے چاہے اؤر کسی کو اجازت دے * مگر دوسرا ولی میت کا کہ
اُس ولی کے ساتھ حق تقدم میں برابر ہی تو اُسکو پہنچتا ہی
کہ غیر کو منع کرے اگرچہ یہہ دوسرا صغیر ہو * اگر بے اذن ولی
کے کسی اؤر نے کہ اُسکو آگے ہونے کا حق ولی سے تھا نماز جنازے
کی پڑھی تو ولی کو پہنچتا ہی کہ چاہے تو اعادہ کرے * اگر گاڑ دیا
ہو تو اُسکی قبر پر پڑھی جب تک کہ پھٹ جانے کا گمان نہو
* اگر امام بے وضو ہو جائے اؤر اپنی جگہہ مقتدیوں میں سے کسی
کو امام کر دے تو درست ہی * جیسے کہ نماز پنجگانہ میں درست
ہی * اگر ولی میت کا مریض ہو یا کسی اؤر عارضے سے کھڑا نہو
سکے اؤر وہی امام ہو کر بیٹھکے نماز جنازے کی پڑھے تو درست
ہی فقط عورتیں اگر نماز جنازے کی پڑھ لیں تو فرضیت اُسکی ساقط
ہو جائیگی * لیکن مستحب ہی کہ وے بے جماعت یکبارگی الگ
الگ پڑھیں اؤر اگر جماعت سے پڑھیں تو بھی جائز ہی *
ساتویں فصل جنازہ اُٹھانے اؤر ساتھہ چلنے میں جنازہ لیجانا موضع سے
سنت ہی کہ مردے کو چارپائی پر یا مثل چارپائی کے جو کچھہ ہو اُسپر

آتا ہے آگے چاروں کونے چار مرد کاندھوں پر رکھکے لیجاویں *
مگر ضرورت کے وقت کہ اٹھانے والے کم ہوں تو جسقدر میسر
ہوں جایز ہی * جسوقت کہ جنازہ لیچلیں تو مستحب ہی کہ اول
دس دس قدم چاروں طرف سے لیں * * طور اسکا یہہ
ہی کہ جسوقت جنازہ * اٹھائیں تو ایک شخص اٹھانے والوں
میں سے اپنے دہنے مونڈھے پر جنازے کے سرانے کی دہنی طرف
کو رکھکر دس قدم گن کر چلے پھر ایسے ہی پایینتی کی دہنی سی
طرف اپنے اسی مونڈھے پر رکھکر دس قدم * پھر بائیں کاندھے
پر اسکے سرانے کی بائیں طرف رکھکر دس قدم پھر پایینتی کی
بہی سی جانب اپنے اسی کاندھے پر رکھکر دس قدم چلے یہہ سب
چالیس قدم ہوے * حدیث شریف میں آیا ہی کہ چالیس گناہ
کبیرہ عوض ان چالیس قدموں کے اٹھانے والے کے حق تعالی
بخشتا ہی * ارتھی پر جنازہ لیجانا منع ہی اسلیے کہ اسمیں
مشابہت ہندو کی ہی * چاہیے کہ جنازہ باری باری ایک دوسرا
اپنے کاندھے پر لیتا ہوا جہاں تک مقصود ہو لیجائیں * جنازہ لیچلنے
میں جلد چلنا سنت ہی لیکن نہ اسقدر کہ کہ لاتے دور آتے لیچلیں

کہ جنازے کو حرکت اور اضطراب پہنچے* چھوٹے بچوں کا جنازہ ایک شخص اپنے ہاتھوں پر لیجائے* پیچھے چلنا جنازے کے بہتر ہی* اور آگے چلنا بھی جائز ہی مگر بہت آگے پیچھے چلنا مکروہ ہی* دہنی بائیں طرف جنازے کے چلیں* یا آگے چلیں یا پیچھے قریب قریب* سوار چلنا جنازے کے آگے آگے دور دور راستہ دور کہ اُسکے گرد و غبار کسی کو نہ پہنچے جائز ہی* سوار ہو کر جنازے کے ساتھ ساتھ چلنا مکروہ ہی* جنازے کو مونڈھوں اور گردن پر ڈال کر لیجانا مکروہ ہی جیسے کہ کسی جانور پر ڈال کر لیجانا مکروہ ہی* جنازہ ہو یا کفن جنازے کے لئے کھڑا ہونا منع ہی* مگر جو ارادہ کرے اُسکے ساتھ چلنے کا تو درست ہی* ایسے ہی جو کوئی کہ جنازہ پڑھنے کی جگہہ میں ہوں اُسکو دیکھکر نہ اُٹھے جب تک کہ اُسے زمین پر نہ رکھ دیں* ایسے ہی جب کہ جنازہ قبر کے پاس پہنچ چکے تو جب تک کہ جنازے کو کاندھوں سے زمین پر نہ رکھ دیں اُسکے ساتھ والے نہ بیٹھیں* بغیر پڑھے جنازے کی نماز کے جنازہ چھوڑ کر چلا جانا منع ہی* جنازے کی نماز پڑھکر بغیر اذن مردے کے اقربا کے چلا جانا درست ہی* مگر جو اُسکے چلے میں اُنکو وحشت ہو تو اُنکی رعایت کرنی

مناسب ہی* جنازے کے ساتھ چلنے والے اپنے دلوں میں
خدا کا دھیان لحاظ کرتے ہوئے اور اپنے گناہوں اور موت کو
یاد کرتے غمناک ہو رہیں بلکہ اپنے دلوں میں گناہوں سے توبہ کرتے
ہوئے چلیں* اور دنیا کی باتیں کرتے ہنستے ہوئے نہ چلیں* بلکہ
ہمیشہ خاموش رہیں بے ضرورت بات نکریں* جنازے کے ساتھ
چلتے ہوئے کلمہ یا درود یا قرآن مجید یا کچھ اور ذکر الٰہی پکار کر
پڑھنا مکروہ تحریمی ہی جیسے کہ عادت پڑھنے کی اِس زمانے میں عوام
الناس کی ہی* بیشتر آدمی اِس مسئلے سے بیخبر اور غافل ہیں
علما کو چاہیے کہ عوام کو اِس سے باز رکھیں* لیکن اگر چاہیں تو دل
میں پڑھیں* عورتوں کا نکلنا جنازے کے ساتھ درست
نہیں ہی* اگر نکلیں تو منع کیجائیں* اسلیے کہ جب عورتیں
ارادہ کرتی ہیں گھر سے نکلنے کا قبروں کے لیے تو خدا کی اور فرشتوں کی
لعنت میں ہوتی ہیں اور جب کہ نکلیں تو ہر طرف سے اُنہیں
شیطان گھیر لیتے ہیں جب کہ قبروں کے پاس پہنچیں تو اُن
مردوں کی روحیں لعنت کرتی ہیں جب وہاں سے پھرتی ہیں تو پھر
لعنت میں خدا کی ہوتی ہیں یہ مسئلہ مذکور ہی مشتملی میں* ماتم

ہیں سیاہ لباس پہننا * اور مُردے پر آواز کرکے رونا * گریبان چاک کرنا * منہہ کہسر چنا سر منہہ سینے زانو پر طپانچے مارنا یہہ سب حرام ہی * مگر آنسو سے رونے ہیں اور دل سے غم کرنے ہیں مضایقہ نہیں * اگر ماتم کرنے والیاں جنازے کے ساتھہ ہوئیں تو جہاں تک ہوسکے باز رکھی جائیں * اگر وہ باز نرہیں تو جنازے کے ساتھہ والے جنازے کو سمجھو آور بہی دل میں اُنکا ساتھہ ہونا بد جانیں

آٹھویں فصل دفن اور قبر کے بیان میں * دفن کرنا میت کا فرض کفایہ ہی * بغلی قبر بنانا سنت ہی * اگر زمین کہیں کی نرم ہو کہ بغلی قبر نبن سکے تو صندوقی قبر بنانا بہی درست ہی * بغلی قبر بنانے کا طور یہہ ہی کہ لنبی تو میت کے برابر اور گہری ایک آدمی میانہ قد کے سینے تک یا تمام قد کے برابر کہودی جائے * مگر قد آدم تک گہری کرنا بہتر ہی * اور ایسے ہی اگر لنبائی میں بہی کچھہ قدرے میت کے قد سے زیادہ کریں تو بہتر ہی تاکہ میت کو تنگی نہو * پھر اُسمیں قبلے کی طرف کی بغل میں زمین ہموار کرا تی ہی لنبی اور کہودی جائے اسقدر چوڑی کہ اُسمیں مردہ بخوبی سما جائے اس جگہہ کو لحد کہتے ہیں * اُسمیں مردے کو داہنے

پہلو پر لٹا دیں * اور منہہ اُسکا قبلہ کی طرف کر دیں * اور اُسکے
پیچھے ایک مٹی کا تکیہ لگا دیں تا کہ منہہ اُسکا قبلہ کی طرف سے لوٹ
نجائے * پھر کچی اینٹیں یا لکڑیاں وغیرہ لحد کے منہہ پر رکھہ کر
بند کر دیں * پھر اُسمیں مٹی ڈال کے قبر بنا دیں * صندوقی
قبر بنانے کا یہ طور ہی کہ لنبی گہری جسقدر جو معلوم ہو چکی
اُتنی ہی کھودی جائے لیکن چوڑی اسقدر ہو کہ اُسمیں دونوں بغلوں سے
لگا کر کچی اینٹیں جن دیں یا لکڑیاں یا تختے کھڑے کر دیں اور
مردے کے لیے اُسمیں جگہہ فراغت رہے * اس صندوقی قبر میں
لحد نہیں کرنے ہیں پھر مردے کو اُسمیں رکھیں * بعد اسکے
اُن کچی اینٹوں پر کہ چنی گئی ہیں یا تختوں یا لکڑیوں پر کہ کھڑے
کئے گئے ہیں غرض جو کچھہ کہ اُنمیں سے عمل میں آیا ہو اور
تختے یا لکڑیاں یا پٹیل یا اینٹیں رکھکے چھت بنا دیں مگر اِس طرح
سے کہ مردے سے جدا رہے * پھر اُسپر مٹی ڈالکر پوری قبر بنا دیں
* یا اسطور سے کھودی جائے کہ پہلے ایک ہاتھہ بھر گہری اور مردے
کے قد کے برابر یا قدرے لنبی کھود کر اُسکی دونوں طرف
بغلوں کے ایک ایک بالشت زمین چھوڑ کر بیچ میں سے

آتی ہی لیعنی اِسقدر چوڑی کہ مردہ اُس میں بخوبی سماجائے اور کہہ دوئی
جانے اِسکو بھی ہندوستان میں لحد کہتے ہاہیں * اور وہ جو اسے اوپر
لمبی اُسکا دو شہ کہتے ہاہیں * یہہ قبر بھی گہری ایک قد آدم ہو
یا سینے تک چنانچہ معلوم ہو چکاہی اور اِس صورت میں بھی
اول صورت کی سی لحد کریں * یہہ دونوں قسم صندوقی کہلاتی
ہیں پھر اِس میں مردے کو لاکر رکھیں * پھر کچے یا لکڑیاں پاٹ
پاٹ یا جس جگہہ جو ایک بالشت زمین چھوڑی تھی
اُس جگہہ پر رکھکر چھت بنادیں * پھر اُسپر مٹی ڈال کے قبر
بنادیں اُس ملک میں اس زمانے میں یہی اخیر قسم قبر مروج
ہی * اونچا کرنا قبر کا زمین سے ایک بالشت تک سنت ہی
* اگر قدرے زیادہ ہو جاوے تو مضایقہ نہیں ہی * قبر کو مربع
چوکور نہ بنائیں بلکہ اوپر سے ڈھالواں مسلمان کو اِن شہر کے ہوے *
مردے کو جسقدر لوگ بخوبی قبر میں اُتار سکیں اُتاریں اِسمیں
کچھ عدد معین شرط نہیں ہی * لیکن چاہیے کہ اُتارنے والے قوی
ہوں کہ اُسکو آرام اور آہستگی سے لاکر قبر میں رکھیں * عورت
کو قبر میں اُسکے محارم اُتاریں جیسے کہ بیٹا یا باپ یا بھائی اگر یہہ

پھر اُسکے دفن کرنے میں اختلاف ہی * بعضوں نے کہا ہی کہ مسلمانوں کے گورستان میں گاڑی جاے۔ بعضوں نے کہا ہی کفار کے * بعضوں نے کہا ہی کہ ایک علیحدہ جگہہ قبر بنا کر گاڑی جاے اِس بات میں احتیاط بہت ہی * اور بعضوں نے کہا ہی کہ ایک علیحدہ جگہہ قبر بنا کر گاڑی جاے مگر قبلے کی طرف اُسکی پیٹھہ کر دیں تا کہ اُسکے پیٹ کے بچے کا منہہ قبلے کی طرف رہے * جنازے کی نماز پڑھنا مسجد میں مکروہ ہی موافق صحیح روایت کے * چھٹی فصل جنازے کی امامت میں * جنازے کی نماز کا امام چاہیے کہ بادشاہ ہووے اگر وہ حاضر نہو تو حاکم شہر کا * اگر وہ بھی حاضر نہو تو قاضی * پھر بعد قاضی کے امام جمعے کا * پھر بعد اُسکے امام محلے کی مسجد کا * بعد اُسکے ولی میت کا یعنے وہ مرد کہ سب اقربا میں اُسکا زیادہ قریب ہی جیسے بیٹا پھر پوتا پھر باپ پھر دادا پھر بھائی پھر بھتیجا باقی تفصیل بڑی کتابوں میں ہی * بعد ولی کے خاوند عورت کا * بعد خاوند کے ہمسایہ * لیکن میت کے باپ کے ہوتے چاہیے کہ بیٹا میت کا امامت نکرے * مگر جو باپ جاہل ہو اور بیٹا عالم تو

کہ جنازے کو حرکت اور اضطراب پہنچے * چھوٹے بچوں کا جنازہ
ایک شخص اپنے ہاتھوں پر لیجائے * پیچھے چلنا جنازے کے بہتر
ہی * اور آگے چلنا بھی جائز ہی مگر بہت آگے یا پیچھے چلنا مکروہ
ہی * دہنی بائیں طرف جنازے کے نچلیں * بلکہ آگے چلیں یا پیچھے
قریب قریب * سوار ہوکر جنازے کے آگے آگے دور دور رہنا بہتر
کہ اُسکے گرد و غبار کسی پر نپڑے جائز ہی * سوار ہوکر جنازے کے
ساتھ ساتھ چلنا مکروہ ہی * جنازے کو مونڈھوں اور گردن پر
ڈال کر لیجانا مکروہ ہی جیسے کہ کسی جانور پر ڈال کر لیجانا مکروہ ہی
جنازہ دیکھکر جنازے کے لیے کھڑا ہونا منع ہی * مگر جو ارادہ کرے اُسکا
ساتھ چلنے کا تو درست ہی * ایسے ہی جو کوئی کہ جنازہ پڑھنے کی
جگہہ میں ہوں اُسکو دیکھکر نہ اُٹھے جب تک کہ اُسے زمین پر رکھ
دیں * ایسے ہی جب کہ جنازہ قبر کے پاس پہنچ چکے تو جب تک کہ
جنازے کو کاندھوں سے زمین پر نرکھہ دیں اُسکے ساتھہ والے
نہ بیٹھیں * بغیر پڑھے جنازے کی نماز کے جنازہ چھوڑ کر چلا جانا منع
ہی * جنازے کی نماز پڑھکر بغیر اذن مردے کے اقربا کے چلا جانا درست
ہی * مگر جو اُسکے جانے میں اُنکو وحشت ہو تو اُنکی رعایت کرنی

تیر آگے دفن کرنے میں اختلاف ہی * بعضوں نے کہا ہی
کہ مسلمانوں کے گورستان میں گاڑی جاے * بعضوں نے کہا ہی
کہ ڈفردیجے * بعضوں نے کہا ہی کہ ایک علیحدہ جگہہ قبر بناکر گاڑی
جاے اِس بات میں احتیاط بہت ہی * اور بعضوں نے کہا ہی
کہ ایک علیحدہ جگہہ قبر بناکر گاڑی جاے مگر قبلے کی طرف اُسکی
پیٹھہ کریں تاکہ اُسکے پیٹ کے بچے کا منہہ قبلے کی طرف رہے *
جنازے کی نماز پڑھنا مسجد میں مکروہ ہی موافق صحیح
روایت کے * چھٹی فصل جنازے کی امامت میں * جنازے کی نماز کا
امام چاہیے کہ بادشاہ ہووے اگر وہ حاضر نہو تو حاکم شہر کا
* اگر وہ بھی حاضر نہو تو قاضی * پھر بعد قاضی کے امام جمعے کا *
پھر بعد اُسکے امام محلے کی مسجد کا * بعد اُسکے ولی میت
کا یعنی وہ مرد کہ سب اقربا میں اُسکا زیادہ قریب ہی جیسے بیٹا
پھر پوتا پھر باپ پھر دادا پھر بھائی پھر بھتیجا باقی تفصیل
بڑی کتابوں میں ہی * بعد ولی کے خاوند عورت کا * بعد خاوند
کے ہمسایہ * لیکن میت کے باپ کے ہوتے چاہیے کہ بیٹا
میت کا امامت نکرے * مگر جو باپ جاہل ہو اور بیٹا عالم ہو

کر جنازے کو حرکت اور اضطرابات پہنچے * چھوٹے بچوں کا جنازہ
اگر ایک شخص اپنے ہاتھوں پر لیجائے * پیچھے چلنا جنازے کے بہتر
ہی * اور آگے چلنا بھی جائز ہی مگر بہت آگے * پیچھے چلنا مکروہ
ہی * داہنی بائیں طرف جنازے کے نچلیں * بلکہ آگے چلیں یا پیچھے
قریب قریب * سوار چلنا جنازے کے آگے آگے دور دور اسقدر
کہ اُسکے گرد و غبار کسی پر نہ پڑے جائز ہی * سوار ہو کر جنازے کے
ساتھ ساتھ چلنا مکروہ ہی * جنازے کو مونڈھوں اور گردن پر
ڈال کر لیچلنا مکروہ ہی جیسے کہ کسی جانور پر ڈال کر لیچلنا مکروہ ہی
جنازہ دیکھکر جنازے کے لئے کھڑا ہونا منع ہی * مگر جو ارادہ کرے اُسکے
ساتھ چلنے کا تو درست ہی * ایسے ہی جو کوئی کہ جنازہ پڑھنے کی
جگہ میں ہوں اُسکو دیکھکر نہ اُٹھے جب تک کہ اُسے زمین پر نہ رکھ
دیں * ایسے ہی جب تک کہ جنازہ قبر کے پاس پہنچ چکے تو جب تک کہ
جنازے کو کاندھوں سے زمین پر نہ رکھ دیں اُسکے ساتھ والے
نہ بیٹھیں * بغیر پڑھے جنازے کی نماز کے جنازہ چھوڑ کر چلا جانا منع
ہی * جنازے کی نماز پڑھکر بغیر اذن مردے کے اقربا کے چلا جانا درست
ہی * مگر جو اُسکے جانے میں اُنکو دقت ہو تو اُنکی رعایت کرنی

مناسب ہی *جنازے کے ساتھ چلنے والے اپنے دلوں میں خدا کا خوف لحاظ کرتے ہوئے اور اپنے گناہوں اور موت کو یاد کرتے غمناک صورتیں بنائے دلوں میں گناہوں سے توبہ کرتے ہوئے چلیں * اور دنیا کی باتیں کرتے ہنستے ہوئے نہ چلیں *بلکہ بیشتر خاموش رہیں بے ضرورت بات نکریں *جنازے کے ساتھ چلتے ہوئے کلمہ یا درود یا قرآن مجید یا کچھ اور ذکر الٰہی پکار کر پڑھنا مکروہ تحریمی ہی جیسے کہ عادت پڑھنے کی اِس زمانے میں عوام الناس کی ہی* بیشتر آدمی اِس مسلے سے بیخبر اور غافل ہیں علما کو چاہیے کہ عوام کو اِسّے باز رکھیں * لیکن اگر چاہیں تو دل میں پڑھیں * عورتوں کا نکلنا جنازے کے ساتھ درست نہیں ہی * اگر نکلیں تو منع کیجائیں * اب ایسے کہ جب عورتیں ارادہ کرتی ہیں گھر سے نکلنے کا قبروں کے لیے تو خدا کی اور فرشتوں کی لعنت میں ہوتی ہیں اور جب کہ نکلیں تو ہر طرف سے اُنہیں شیطان گھیرتے ہیں جب کہ قبروں کے پاس پہنچیں تو اُن کو مردوں کی روحیں لعنت کرتی ہیں جب وہاں سے پھرتی ہیں تو پھر لعنت میں خدا کی ہوتی ہیں یہ مسئلہ مذکور رہی مستملی میں * ماتم

آنی ہی لیتی اسقدر جوڑی کہ مُردہ اُس میں بخوبی سماجائے اور کہہ دیتی جاتے اسکو بھی ہندوستان میں لحد کہتے ہیں * اور وہ جو اسے اوپر تک ہی اُسکو حوضہ کہتے ہیں * پھر قبر بھی گہری ایک قد آدم تو چاہیئے تک چنانچہ معلوم ہو چکا ہے اور اس صورت میں بھی اول صورت کی سی لحد کریں * پھر دونوں قسم صندوقی کہلاتی ہیں پھر اس میں مردے کو لاکر رکھیں * پھر تختے لاکر یاں بانس یا ایسی جس کہ جو ایک بالشت نہیں چھوڑی بھی اُس جگہ پر رکھکر چھت بنادیں * پھر اُسپر مٹی ڈال کے قبر بنادیں اُس ملک میں اس زمانے میں یہی اخیر قسم قبر مروج ہے * اونچا کرنا قبر کا زمین سے ایک بالشت تک سنت ہے * اگر قدرے زیادہ ہو جائے تو مضایقہ نہیں ہے * قبر کو مربع چوکور نہ بنائیں بلکہ اوپر سے ڈھلوان مثال کوہان شتر کے ہوئے * مردے کو جسقدر لوگ بخوبی قبر میں اُتار سکیں اُتاریں اسمیں کچھ عدد معین شرط نہیں ہے * لیکن چاہیئے کہ اُتارنے والے قوی ہوں کہ اُسکو آرام اور آہستگی سے لاکر قبر میں رکھیں * عورت کو قبر میں اُسکے محارم اُتاریں جیسے کہ بیٹا یا باپ یا بھائی اگر یہ

مناسب ہی* جنازے کے ساتھ چلنے والے اپنے دلوں میں
خدا کا خوف لحاظ کرتے ہوئے اور اپنے گناہوں اور موت کو
یاد کرتے غمناک صورتیں بنائے دلوں میں گناہوں سے توبہ کرتے
ہوئے چلیں* اور دنیا کی باتیں کرتے ہنستے ہوے نچلیں* بلکہ
بیشتر خاموش رہیں بے ضرورت بات نکریں* جنازے کے ساتھ
چلتے ہوئے کلمہ یا درود یا قرآن مجید یا کچھ اور ذکر الٰہی پکارکر
پڑھنا مکروہ تحریمی ہی جیسے کہ عادت پڑھنے کی اس زمانے میں عوام
الناس کی ہی* بیشتر آدمی اس مسئلے سے بیخبر اور غافل ہیں
علما کو چاہیے کہ عوام کو اسّے باز رکھیں* لیکن اگر چاہیں تو دل
میں پڑھیں* عورتوں کا نکلنا جنازے کے ساتھ درست
نہیں ہی* اگر نکلیں تو منع کیجائیں* اسلیے کہ جب عورتیں
ارادہ کرتی ہیں گھر سے نکلنے کا قبروں کے لیے تو خدا کی اور فرشتوں کی
لعنت میں ہوتی ہیں اور جب کہ نکلیں تو ہر طرف سے انھیں
شیطان گھیرتے ہیں جب کہ قبروں کے پاس پہنچیں تو اُن
مردوں کی روحیں لعنت کرتی ہیں جب وہاں سے پھرتی ہیں تو پھر
لعنت میں خدا کی ہوتی ہیں یہ مسئلہ مذکور رہی مستملی میں* ماتم

آتی ہی لیکن اسقدر ضروری ہی کہ مردہ اسمین بخوبی سماجاے اور کھودی
جاوے اسکو بھی ہندوستان مین لحد کہتے ہین * اور وہ جو اسے اوپر
رہی اسکو خوضہ کہتے ہین * یہ قبر بھی گہری ایک قد آدم ہو
یا سینے تک چنانچہ معلوم ہو چکا ہی اور اس صورت مین بھی
اول صورت کی سی لحد بناتے ہین * یہ دونون قسم صندوقی کہلاتی
ہین پھر اسمین مردے کو لاکر رکھین * پھر تختے یا لکڑیان یا نل
یا نیل جس لکڑی جو ایک ایک بالشت زمین چھوڑ دین
اس جگہہ پر رکھکر چھت بنادین * پھر اسپر مٹی ڈال کے قبر
بنادین اس ملک مین اس زمانے مین یہی اخیر قسم قبر مروج
ہی * اونچا کرنا قبر کا زمین سے ایک بالشت تک سنت ہی
* اگر قدرے زیادہ ہو جاوے تو مضایقہ نہین ہی * قبر کو مربع
چوکونہ بنانا بلکہ اوپر سے ڈھالوان مثل کوہان شتر کے ہونے *
مردے کو جسقدر لوگ بخوبی قبر مین اتار سکین اتارین اسمین
کچھ عدد معین شرط نہین ہی * لیکن چاہیے کہ اتارنے والے قوی
ہون کہ اسکو آرام اور آہستگی سے لاکر قبر مین رکھین * عورت
کو قبر مین اسکے محارم اتارین جیسے کہ بیٹا یا باپ یا بھائی اگر یہ

یہاں تک کہ قریب کے ہوتے بعید نہ اُتارے مگر جو ضرورت ہو تو
بعید کے اُتارنے میں بھی مضایقہ نہیں ہی علی ہذا القیاس جب
تک کہ اقربا ہوں اجنبی نہ اُتاریں * اگر اُسکے اپنوں میں کوئی
نہو تو ہمسایوں میں سے دیندار لوگ متقی بڈھے اُتاریں * اگر یہہ بھی
نہوں تو جوان صلحا دیندار پرہیزگار اُتاریں * میت کے اُتار
نے کے واسطے عورتونکو قبر میں نہ آنے دیں * اسلیے کہ نبی علیہ
الصلوٰۃ والسلام نے عورتوں اور کا فردنکا قبر میں داخل ہونا منع فرمایا
ہی * جب میت کو قبر میں رکھیں تو یہہ پڑھیں بسم اللہ وعلی ملۃ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وسلم جب میت
کو قبر میں رکھہ چکیں تو گرہیں کفن کی کھول دیں * منہہ دکھانا
میت کا قبر میں جایز ہی * جب میت کو قبر میں رکھہ چکیں تو
سب لوگ تین لپ بھر بھر کے سرہانے سے مٹی ڈالنا مستحب ہی
* اول بار کے مٹی ڈالنے میں یہہ پڑھا جائے منہا خلقناکم دوسری
بار کے ڈالنے میں یہہ پڑھا جایے وفیہا نعیدکم تیسری بار کے
ڈالنے میں یہہ پڑھا جائے ومنہا نخرجکم تارۃ اخری * قبلے کی
طرف سے قبر میں داخل کرنا مردے کا مستحب ہی * مُردے کے

قمیص چادر وغیرہ کچھ کپڑا بچھانا قبر مین مکروہ ہی * اگر کسین زمین بہت نرم ہو یا دلدلی کہ قبر نہ بن سکے تو میت کو تابوت مین رکھکر گاڑنا درست ہی خواہ تابوت لوہے کا ہو یا پتھر کا یا لکڑی کا * پس اگر تابوت مین گاڑین تو سنت ہی کہ اسمین مٹی کا فرش کردین اور اندر کی طرف بھی مٹی سے لیپ دین * دفن کرنے کے بعد پانی چھڑکنا قبر پر مستحب ہی * طور اسکا یہ ہی کہ پہلے سرہانے سے پانتی تک قبلہ کی جانب پر ملین بار چھڑکا جاوے * پھر اسطور سے دوسری جانب کو * جتنی مٹی قبر کی ہو اتنی ہی اوپر ڈالی جاوے زیادہ اور کم کرنا اچھا نہین مکروہ ہی * مگر امام محمد رحمۃ اللہ سے روایت ہی کہ اگر کچھ تھوڑی سی زیادہ ہو جاوے تو کچھ مضایقہ نہین * دفن کے وقت عورت کی قبر پر پردہ کرنا مستحب ہی * اور مرد کی قبر پر نہین کیا جاتا ہی * تختہ رکھنا عورت کی قبر پر سر کی طرف سے مستحب ہی * اور مرد کی قبر پر پانو کی طرف سے مستحب ہی * اگر تختے رکھنے مین سوراخ باقی رہجاوین تو بند کرنا انکا مستحب ہی تاکہ مٹی مردے پر نگرے * کچی اینٹین یا بانس کے تختے لحد کے منہ پر رکھنا مستحب ہی اور بوریا رکھنے مین اختلاف ہے

ہی بعضوں نے کہا ہی مکروہ بعضوں نے کہا ہی درست *
پکی اینٹیں یا مضبوط لکڑیاں لحد کے منہہ میں رکھنا مکروہ ہی بشرطیکہ
متصل میت کے ہوں * جیسے کہ میت کے اوپر اور گرد متصل
رکھنا انکا مکروہ ہی * مگر جو کہیں کی زمین بہت نرم ہو یا درندوں
سے خوف و خطر ہو تو محافظت کے لیے میت سے ذرا فرق سے
رکھنا درست ہی * جیسے میت کے اوپر ذرا فرق سے انکا رکھنا
درست ہی * دفن کرنا میت کا رات میں مکروہ نہیں ہی *
لیکن دن میں بہتر ہی * میت گنہگار کا اس گورستان میں بہتر ہی
کہ جسمیں علما صلحا اور بزرگ مدفون ہوں * جب میت کو دفن کر
چکیں تو مستحب ہی کہ تھوڑی دیر تک وہاں قرآن مجید اور دعا
درود پڑھتے رہیں اور پڑھے کا ثواب اسکی روح کو بخشیں
اور اسکے حق میں مغفرت اور ثابت قدم رہنا جواب سوال
میں خدا سے درخواست کرتے رہیں یا اتنے رہیں کہ جتنی دیر میں
ایک اونٹ ذبح اور تقسیم کیا جاتا ہی بعد اسکے وہاں سے اٹھ
آئیں * یا سطور سے امر اور فعل نبی رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ
وعلی آلہ واصحابہ وسلم کا حدیث صحیح میں منقول ہی * اور یہ

سوال جواب کے وقت میت کے لیے موجب استیناس کا اور باعث دفع وحشت اور دہشت کا بھی ہوتا ہی * چنانچہ صحیح مسلم میں بعض اصحابون سے منقول ہی۔ اس اس سے معلوم ہو ادہ جو بعضے دیار کی اس زمانے میں رسم ہی کہ میت کو دفن کرکے چالیس قدم سب چلے جاتے ہیں پھر وہان سے لوٹ کر قبر پر آکر فاتحہ پڑھتے ہیں بدعت مخالف سنت کے اور محض مدخواہی میت کی ہی اس مسئلے کو یاد رکھنا چاہیے * قبر دیتے جاے تو اسکا وہیت کرنا جائز ہی مگر وہ بسی جمہور دینا بہتر ہی کہ موس کی وقتی اوپی قبر پر خدا کی رحمت بہت ہوتی ہی * قبر کی گچکاری کرنا اور اسپر لیسنا اور اسپر لکھنا اور عمارت بنانا موافق حدیث شریف کے اور نزدیک محققین فقہا کے بھی بہت مکروہ ہی * لیکن بعضی معتبر کتابوں میں لکھا ہی کہ سوا گچکاری کے سکھانے سوا نہیں درست نہیں واللہ اعلم بالصواب *

نویں فصل شہید کے احکام میں * جو مسلمان عاقل * بالغ * پاک * ناحق مارا جاے اسطورسے کہ اُسکے مرنے میں قصاص واجب ہوا گرچہ کسی جہت سے پھر ساقط ہو جاے * چنانچہ بیٹے کو باپ نے مار ڈالا

تو باسبب قصاص بہ سبب حق ابوہ کے ساقط ہو گیا یا مثال اسکے اور کوئی صورت ہو اور وہ مرتث بھی نہوا ہو * مرتث کے معنے انشاء اللہ تعالی آگے معلوم ہو جاوینگے * یا اسکو کسی طور سے باغیوں یا حربیوں یا رہزنوں نے مار ڈالا ہو یا پایا گیا میت ان سبکی لڑائی میں اور اس میں قتل کی کوئی نشانی موجود ہی اگرچہ نکلنا خونکا ہو آنکھ اور کان سے یا تازے خونکا نکلنا حلق سے تو ان سبکو شہید کامل کہتے ہیں برخلاف اسکے کہ خون جما ہوا حلق سے آتا ہو یا خون نکلتا ہو ناک سے یا ذکر و دبر یا پیشاب کی جگہہ سے * حکم شہید کامل کا یہہ ہی کہ ہتیار اور موزے اور جو چیز کہ قابل کفن کے نہو اسکے بدن سے دور کریں * اور بغیر غسل کے ویسے ہی خون آلودہ کپڑوں سمیت نماز جنازے کی پڑھکر گاڑ دیں بشرطیکہ کپڑے اسکے موافق کفن سنت کے ہوں یعنے مرد کے لیئے تین کپڑے عورت کے لیئے پانچ کپڑے چنانچہ معلوم ہو چکا ہی * پس اگر کفن مسنون سے کپڑے زیادہ ہوں تو کم کردیں اور جو کم ہوں تو زیادہ کردیں تاکہ موافق کفن مسنون کے ہو جائیں * عاقل بالغ پاک ہونا شہید کامل کے حکم میں امام

اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک شرط ہی * یعنی صغر * مجنوں * دالنفس * نفساء * جنب * اگر شہید ہو جائیں تو انکو غسل اور کفن دیا جائے * صاحبیں رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک یہ شرطیں نہیں ہیں تو انکے نزدیک انسبکو بھی غسل اور کفن نہ دیا جائے بلکہ حکم انکا حکم شہید کامل کاہی * اگر باپ نے بیٹے کو مارڈالا * یا کسی اجنبی نے قتل کیا اور باپ نے قصاص اسکا منت بخشدیا یا خونکا بہا لیگی تو بھی حکم شہید کامل کا جاری ہوگا اگرچہ قصاص گیا * جو مسلمان کہ مقتول پایا گیا شہر میں یا دہات میں ایسی جگہہ کہ وہانکے مقتول پائیجانے میں دیت واجب ہوتی ہی جیسے * جامع مسجد * یا شارع عام یعنے راہ سب خاص وعام کی * یا مارا گیا حدیا قصاص یا تعزیر میں * یا کسی درندے نے پھاڑ ڈالا * یا زخمی ہوکر مرتث ہوا * یعنے لڑائی ہو چکنے کے بعد اسقدر جیا کہ اسنے کچھ کھایا پیا * یا سویا * یا معالجہ کیا گیا اگرچہ تھوڑا ہو * یا کچھ دنیا کی وصیت * یا خرید فروخت کی یا بہت باتیں کیں * یا وہ اپنے خیمہ میں اٹھہ آیا * یا اٹھایا گیا لڑائی میں سے اور اسکو ہوش وحواس تھا پھر راہ ہی میں مرگیا یا خیمے تک پہنچکر * یا ایک مکان سے اٹھکر دوسرے

مکان کو چلا گیا اوٗر گھوڑے تیر وغیرہ سے اُسکے دینے کا کچھ عوض وجھڑ بھی تھا تو ان سب صورتوں میں غسل اوٗر کفن دیا جائے * ان سب حرکتوں سے مرتث ہوتا ہی بشرطیکہ لڑائی ہو چکنے کے بعد یہ حرکتیں پائی جائیں * اگر لڑائی ہنوز قایم تھی اوٗر اُس سے کوئی حرکت ان میں سے پائی گئی تو وہ موجب مرتث ہونے کی اوٗر محال شہادت کا مانع نہیں ہی * پس غسل اوٗر کفن نہ دیا جائے * اگر کسی مسلمان نے جہاد میں قصد کیا کافر حربی کے مارنے کا کسی حربے سے پس اتفاقاً وہ حربہ اُسکے اپنے ہی لگ گیا اوٗر وہ مر گیا تو اُسکو غسل اوٗر کفن دیا جائے * اوٗر وہ شہید ہی آخرت کے ثواب پانے میں * جیسے کہ مجنون یا نابالغ یا جنب یا حایض * یا نفسا * یا مرتث * یا وہ شخص کہ دیوار سے دبکے مرگیا * یا پانی میں ڈوب کے * یا آگ سے جلکر * یا سفر میں * یا علم دین کی طلب میں * یا جمعے کے دن یا شب میں * یا ذات الجنب کے مرض سے یا پیٹ چلنکر * یا وبا سے یا عورت ولادت سے تو یہ سب آخرت کے ثواب پانے میں شہید ہیں اگرچہ غسل کفن دیے جاوینگے * امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے تیس تک شمار کیئے ۔

اہیں * دسویں فصل مسائل متفرقہ میں * کوئی مرجائے تو اُسکے اقرباکو چاہیے کہ اگر ہوسکے تو سو آمیوں تک جنازے کے لیے جمع کریں * حدیث شریف میں آیا ہی کہ اگر سو آدمی جنازے کی نماز پڑھیں اور وہ سب مردے کی شفاعت کریں تو اللہ تعالی اُنکی شفاعت قبول کرتا ہی * ایک کافر مرا اور اُسکے اپنیوں سے سوا ایک مسلمان کے کوئی نہ تھا تو پھر مسلمان اُسکو ناپاک کپڑے کی طرح دھوکے ایک کپڑے میں لپیٹ کر گڑھا کھود کے گاڑدے * اور کسی چیز میں اُسکے گاڑنے داب نے سے رعایت سنت کی نکرے * اور اگر اُسکے ہم مذہبونکے حوالے کردے تو بھی جائز ہی * اگر اُسکے اپنوں سے کوئی اور کافر بھی زندہ تھا تو اُس مسلمان کو ہرگز نچاہیے کہ اُسکے گاڑنے کا سرانجام کرے بلکہ چھوڑ دے * کہ وہ کافر آپ ہی گاڑداب لیں * اور اگر وہ مرتد ہو معاذ اللہ اور اُسکے اپنوں سے سوا اُس مسلمان کے کوئی نہو تو اُس مسلمان کو چاہیے کہ بے دھوے بےکفن دیے ایک گڑھا کھود کے مرے کُتے کی طرح دبادے تاکہ اُسکی لاش کے سڑنے سے کسی کو اذیت نہوے اور جن کافروں کے مذہب میں مل گیا ہو اُنکے حوالے نکردے *

* جو مسلمان مرجائے اور اُسکے اپنوں میں سوا کافروں کے کوئی نہو تو مسلمانوں کو نچاہیے کہ اُسے کافروں کے حوالے کردیں بلکہ آپہی مسلمان ملکر اُسکی تجہیز تکفین کریں * کوئی مرجائے اور کچھہ مال اپنا نچھوڑے تو کفن اُسکا اور مسلمانوں پر واجب ہی * بیت المال میں سے مل جائیگا تو بہتر ہی ورنہ اور مسلمانوں سے مانگ کے تجہیز تکفین کیجائے * اگر اُسکی تجہیز تکفین کچھہ بچ رہے تو جس سے مانگا تھا اُسی کے حوالے کردیں اور جو مالک معلوم نہو یا دہ نہ لے تو اور کسی محتاج میت کی تجہیز تکفین میں صرف کردیں * اگر کوئی محتاج میت نملے تو فقیروں کو خیرات کردیں یا اپنے ہی خرچ میں لائیں اگر وہ خود محتاج ہوں تو * مردے کو غسل دیکے کفنا دیا اور اُسکا کچھہ بدن دھونے سے بھول گئے پھر یاد آیا کہ کچھہ بدن دھونے سے رہ گیا ہی تو مُردے کو کفن سے نکال کر وہ جگہہ اُسکی دھوکے پھر کفنا دیں * اور اگر نماز اُسپر اُسی حالت میں پڑھ لی ہی تو پھر نماز پڑھیں اور جو قبر میں رکھنے کے بعد یاد آیے اور مٹی ہنوز اُسپر نڈالی ہو تو باہر نکال کر وہ جگہہ اُسکی دھوکے پھر نماز پڑھ کے گاڑ دیں اور اگر مٹی ڈال چکے

چکے ہوں تو پھر نہ اُکھیڑیں مگر جائز ہو وہاں قبر پر نہ ڈھیں تجہیز و
حق بھی ہے* اگر مردے کو اصلاً غسل ابھی نہیں دیا اور مٹی
ڈالنے سے قبل یاد ہوا تو اُسکو نکال کے غسل کریں دیکر نماز
پڑھ چکے پھر گاڑ دیں* اگر مٹی ڈالنے کے بعد یاد ہوا تو اُکھیڑیں
بلکہ اُسی حالت میں قبر پر نماز پڑھیں* اگر میت کے ساتھ قبر
میں کسی کا کپڑا یا روپیہ یا کچھ اور مال متاع رہ گیا اور مٹی بھی اُسپر
ڈال دی ہو تو قبر کھول کے اسکا مال نکال دینا جائز ہے*
مردے کو جو دفن کر چکے تو پھر اُکھیڑنا اسکا درست نہیں ہے مگر
واسطے حق آدمیوں کے یا پانی سیلاب کا پانی آئے پھر جاتا ہو اور قبر
کو کاٹے لیے جاتا ہو تو وہاں سے اُکھیڑ لینا جائز ہے* یا کسی اور
ضرورت سے جیسا کہ وہ زمین مغصوب ہو یا حق شفعہ سے کسی کے
پاس چلی جاوے پھر مالک زمین کا مختار ہے چاہے اُسکو نکال
ڈالے چاہے قبر کو زمین کے برابر کر دے اگر مردہ خاک ہو گیا ہو
تو زمین کے مالک کو کھیتی کرنا اور عمارت بنانا بھی وہاں درست
ہے* اگر بعد دفن کرنیکے معلوم ہوا کہ میت رو بقبلہ جیسا کہ
چاہیے ویسا نہیں مدفون ہوا یعنی معلوم ہوا کہ قبلے کو اُسکا منہ ہی

کیا پایا تو اگر ریت سے دُکھا گیا ہی یا بائیں کروٹ پڑا ہی تو پھر کھولنا
قبر کا منح ہی جیسا ہی ویسا ہی رہنے دیں * اگر یہ باتیں مٹی
والنے سے پہلے معلوم ہو جائیں تو درست کر لیں * اگر میت کے
غسل کے لیے پانی میسر نہو تو اُسکا تیمم کر کے نماز جنازے کی
پڑھیں * اگر میت کا تیمم کر کے جنازہ پڑھ لیا پھر اسقدر پانی
میسر ہوا کہ غسل کے لیے کافی تھا تو اسکو غسل دے لیں مگر نماز
کے اعادے میں دو روایتیں ہیں ایک میں ہی اعادہ کریں ایک
میں ہی نکریں * اگر میت کی چارپائی ناپاک زمین پر ہو مگر چارپائی
پاک ہو تو نماز جنازے کی بے احتیاط درست ہی * اور جو
چارپائی ناپاک ہو تو ا ...ں احتیاط ہی * اگر مصلی کے پانو
کے نیچے کی جگہ ناپاک ہو اور وہ اپنی جوتیاں نکال کے اُنپر کھڑا
ہو کے نماز پڑھے تو درست ہی * ایسی ہی اگر جوتیاں اُسکی
فقط نیچے سے ناپاک ہوں اور وہ اُنکو پانو سے نکال کے اُنپر کھڑا
ہو کے نماز جنازے کی پڑھے تو درست ہی * ایک کپڑا ہی اور
وہ شخص زندہ ایک مردہ تو وہ جسکی مالک ہی اُسی کے
نیچے او ... * اگر وہ مردہ کی ملک ہی اور زندہ مردہ کا وارث

ہی * پس یہہ اگر جان کی محافظت کے لیے مضطر ہی اُسکے لینے میں دیر
تو یوں لے اور مردے کو ننگا دفن کرے اور اگر نماز کے لیے اُسے درکار
ہی اور ننگا رہنے میں کچھ جانکا خطرہ نہیں تو مردے ہی کے کفن میں
لگائے اور آپ ننگا نماز پڑھے * چاہیے کہ ایک میت کی ملک پانی
بقدر غسل کے تھا اور زندہ پینے کے لیے مضطر ہی تو اُس پانی
کو پیے اور میت کا تیمم کرکے نماز جنازے کی پڑھے * اور اگر اپنی
طہارت کے لیے اُسے درکار ہی تو میت کے غسل میں
صرف کرے اور آپ تیمم سے نماز جنازے کی پڑھے *
اگر پایا جائے مردہ دار حرب میں اور کچھ علامت کفر اسلام
کی اُسمیں نہو تو حکم کیا جاے اُسکے کفر پر * اگر مغرب کی نماز کے
وقت جنازہ حاضر ہوا تو پہلے نماز مغرب کی پڑھیں پیچھے نماز
جنازے کی * اگر عید کی نماز کی وقت حاضر ہو تو عید کی نماز بھی
مقدم کریں * لیکن خطبہ عید کا بعد جنازے کے پڑھیں * اگر تجہیز
تکفین میت کی جمعے کے روز صبح کو ہو چکی ہو تو اُسی وقت
دفن کر دیں جمعے کی نماز تک رکھا اُسکا اسواسطے کہ بہت سے آدمی
جمع ہو کر اُس وقت نماز جنازے کی پڑھیں مکروہ ہی * اگر خوف ہو کہ

میت کے دفن کرنے میں نماز جمعہ کی فوت ہوجانے لگی تو جمعہ کی نماز کے بعد دفن کریں * جنازے کے ساتھ جانا نفل پڑھنے سے بہتر ہی بشرطیکہ میت اُسکے ہمسایہ یا ناتے یا قرابت سے ہو یا نیک گویوں میں مشہور بصلاح یا تقوی ہو * اگر یہہ باتیں اُسمیں نہوں تو نفل پڑھنا بہتر ہی بشرطیکہ اور لوگ کافی ہوں اُسکے دفن کرنے میں * مزدوری دیکر جنازہ اُٹھوانا اور قبر کھدوانا درست ہی * اور ایسے ہی غسال دلوانا بھی بعضونکے نزدیک جائز ہی * لیکن اُجرت لینا اِنسبب امور پر بہتر نہیں ہی * اگر میت کے سوا ایکہی شخص ہو تو اُسکو ان امور پر اُجرت لینا جائز نہیں ہی * مُردے کا گاڑنا اُسی جگہہ کے گورستان میں بہتر ہی کہ جس جگہہ مرا ہو * میت کو دفن کرنے کے لیے لیجانا بعضے علما کے نزدیک دو کوس تک بعضونکے نزدیک دو منزل تک بعضونکے نزدیک تین منزل تک بھی جائز ہی * اور جو دفن کر چکے تو پھر اُسکو اُکھاڑ کرا اور جگہہ لیجانا بے ضرورت ہرگز نہیں جائز ہی چنانچہ قبل اِسکے بھی معلوم ہوچکا ہی * دفن کرنا میت کو اُس گھر میں کہ جس میں مرا ہو مکروہ ہی اسلیے

کہ یہ خاص نبیوں کے لیے ہے نہ واسطے انبیاء علیہم اجمعین * کوئی
کشتی میں مرجائے اور دفن کرنے کے لئے زمین نزدیک نہ ہو تو
اسکو غسل کفن دیکے جنازہ پڑھا کے کسی چیز سے گرہ کر دریا میں ڈال دیوین
* قرآن مجید پڑھنا قبر کے پاس جائز ہے * مردہ اس سے فائدہ
مند بھی ہوتا ہے * قبر پر بیٹھنا سونا پاخانہ پیشاب کرنا اور جانا قبر والا
بلیتاب کرنا مکروہ ہے * سبز گھاس کا کاٹنا قبر پرسے مکروہ
ہے * مگر سوکھی کا کاٹنا درست ہے * گورستان کی لکڑیاں
اور گھاس کا کاٹنا مکروہ ہے * گورستان میں جو نیا رستہ
چلنا مکروہ ہے اگرچہ قبریں بچا بچا کے چلے * گورستان میں ننگے پیر
چلنا بہتر ہے اسکے لیے مغفرت مانگنا ہو تو مستحب ہے * اپنے واسطے
قبر کھودو رکھنا کفن تیار رکھنا درست ہے بلکہ امید ہے کہ ثواب
پاوے مگر بعضے محققین قبر تیار کر رکھنا منع کرتے ہیں اسواسطے کہ کسیکو
معلوم نہیں کہ کونسی زمین میں مریگا * پہلے مردے کی قبر میں
دوسرے کو دفن کرنا منع ہے جب تک کہ پہلا گل کے مٹی ہو گیا ہو
یا جگہ کی ضرورت ہو تو اس پہلے کی ہڈیاں ایک طرف جمع کر کے
دوسرے کو اسمیں گاڑ دیں کوئی جانا عورت مری ہوئی کے

دونوں اور اُسکے پیٹ میں بچہ زندہ معلوم ہوتا ہی تو اُسکا
پیٹ بائیں کوکھ سے چاک کرکے بچہ نکال لیں جب تک کہ عورت
دستکار ہوشیار یا سکے مرد نا ملے نہ دکھاویں * اگر عورت نہ ملے تو پھر
مرد کا بھی مضائقہ نہیں ہی * اگر زندہ عورت کے پیٹ میں بچہ
مر جائے اور خطرہ ہو عورت کے ہلاک ہو جانے کا تو کوئی عورت
ہوشیار دستکار اُسکے پیٹ میں ہاتھ ڈالکے بچے کو تھوڑا
تھوڑا کاٹ کاٹ کے نکال لے * کوئی عورت حاملہ ہو کے
دنوں سے مرگئی اور اُسکے پیٹ میں بچہ حرکت کرتا تھا اور وہ اُسی
حالت میں دفن کی گئی پھر کسی کو خواب میں نظر آئی اور کہا کہ
میں نے قبر میں بچہ جنا ہی تو اُسکی قبر کھود کر دیکھنا درست نہیں
ہی * ایک کپڑے میں دو مردوں کو ملا کر کفنانا نہیں درست
ہی اگر ضرورت ہو تو پھاڑ کر آدھے میں ایک کو لپیٹیں آدھے
میں دوسرے کو اگرچہ سب بدن کسی کا نہ چھپے * دو مردوں کو ایک
قبر میں گاڑنا نہیں درست ہی * اگر ضرورت ہو جگہہ کی تو
دیکھا چاہیے کہ سب ایکہی جنس ہیں یعنے فقط مرد ہیں یا فقط
عورتیں مثلا * یا مختلف ہیں یعنے مرد عورتیں بالغ نابالغ جمع

بشکل مثلث جمع ہوئین پس اگر ایک جنس ہوں تو قبلے کی
طرف اسکو لگا کر رکھین جو افضل ہو پھر اسکے
پیچھے دوسرے کو اسی قیاس سے اور اگر مختلف ہوں تو قبلے
کی طرف مرد بالغ کو لگا کے رکھیں * اسکے پیچھے لڑکے کو اسکے
پیچھے خنثی مشکل کو * اسکے پیچھے عورت کو * ان سب صورتوں
میں ہر ایک کے درمیان میں مٹی کی مینڈ بنا دیں تاکہ جسم
سب کے الگ الگ رہیں * زیارت کرنا قبروں کی مستحب
ہی * جب قبروں کے پاس جائے تو یہ پڑھنا سنت ہی * السلام
علیکم دار قوم مومنین * وانا ان شاء الله بکم لاحقون * اسال
الله لی ولکم العافیة * چنانچہ رسول الله صلی الله علیہ وعلی
آلہ واصحابہ وسلم جب جنت البقیع کو تشریف لیجاتے تھے تو
اسکو پڑھتے تھے * اور مستحب ہی سورتیں یاسین پڑھنا کہ
حدیث مشہور سے ثابت ہی * حدیث شریف میں آیا ہی
کہ جس شخص نے قبروں کے پاس سورت اخلاص گیارہ مرتبہ پڑھی
اور اسکا ثواب مردوں کو بخشا تو دیا جاویگا ثواب اسیکو اسقدر
کہ جتنے مردے وہاں ہونگے یعنی اگر مردے وہاں مثلا سو ہونگے تو

اُسکو ایک حصے کا سو حصے کے قدر ثواب ملیگا * قبر و نکے پاس کھڑے ہو کے قبلے کو منھہ کر کے دعا پڑھنا مستحب ہی * بعضوں نے کہا ہی کہ میت کی طرف کو منھہ کر کے دعا پڑھے * یہی قول امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی ہی * اور یہی حکم ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی زیارت شریف کا بھی * قبر کو چومنا اور اُسپر ہاتھہ رکھنا منع ہی مگر بعضوں نے کہا ہی جو مزار محیط انوار نبی علیہ الصلواۃ والسلام کی میسر ہو تو اُسکو چومنا اور اُسپر ہاتھہ رکہنا موجب سعادت کا ہی * زیارت کرنا قبر و نکی جمعے کے دن بعد نماز جمعے کے بہتر ہی * اور ہفتے کو شب میں آفتاب نکلنے تک * اور پنجشنبے کو اول روز اور آخر روز میں * دفن کرنے کے بعد تلقین نکریں * اور اگر کوئی کرے تو منع بھی نکیا جائے * اِس تلقین میں اِسطور سے کہنا ہی کہ ای فلانے بیٹے فلانے کے یاد کر اُس راہ کو جس راہ پر تھا تو اور کہہ * رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيناً وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيهِ وَعَلٰى آلِهِ وَاَصحَابِهِ وَسَلَّمَ نَبِيّاً * یعنی راضی ہوا میں اللہ کے رب ہونے میں اُسکے * اور راضی ہوا میں اِسلام سے دین

ہونے ہیں اُسکے * اور راضی ہوا میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے پیغمبر ہونے میں اُسکے * اگر میت کا نام معلوم ہو تو کہا جائے ای بیٹے حوا کے * اور باقی تلقین ذکر کی جائے * جس کسی سے سوال قبر میں نہیں ہوتا ہے اُسکو تلقین نکرین * موافق اصح روایت کے نبیوں سے سوال نہیں ہوتا ہے * اور نہ مسلمانوں کے معصوم بچوں سے * اگا جانا قبر پر منع ہے * پھولوں کے درخت یا سبز گھانس یا کچھ اور سبزے کی قسم سے قبر پر جمانا بہتر ہے کہ جب تک وہ تر و تازہ رہتا ہے خدا کی ثنا کرتا ہے اور میت کو اُسکی تسبیح سے اُنسیت ہوتی ہے * میت نے اگر وصیت کی ہو کہ مجھے فلانا شخص غسل دے یا قبر میں اُتارے یا نماز جنازہ کی پڑھے تو یہ وصیت اُسکی باطل ہے اور یہ حق اُسکے اولیا کا ہے جسکو چاہیں حکم دیں یا خود آپ کریں * مسئلہ اسقاط کا * ایک شخص پر فرض نمازیں اور واجب اور روزے ماہ رمضان مبارک کے اور کفارے قسموں کے اور سجدے سہو کے یا اور کوئی واجب * سبب یا بعض اُنکے اُسکے ذمے پر تھے کہ اُسنے ادا نہیں کیے تھے یا ادا تو کیئے تھے

لیکن نقصان کے ساتھہ پس اگر اُسنے وصیت کی تھی کہ مجھپر
یہہ حقوق باقی ہیں میرے مال سے اِن حقوق کا فدیہ دیجیو *
پس اگر ثلث مال کا اُس فدئے کے لیے کافی ہو تو دیا جائیے *
اِسکا طور یہ ہے کہ جتنی اُسپر فرض نمازیں ہیں وتروں سمیت
اور ماہ رمضان کے روزے شمار کرکے ہر ایک کے
عوض میں دو دو سیر گیہوں یا قیمت اُنکی محتاجوں کو دیدیں
اور باقی حقوق کا حال حیلے کے بیان میں جو آگے آتا ہی
انشاء اللہ تعالی معلوم ہو گا * اور اگر ثلث مال
اُسمیں کفایت نکرے تو چاہیے کہ فدیہ پورا کرنیمیں حیلہ کیا جاہیے
* اور اگر وارثان اپنی طرف سے پورا کرکے ادا کردیں تو بھی جایز
ہی * پھر اِس صورت میں حیلہ کرنا مناسب نہیں ہے * جیسے
کہ اگر میت نے وصیت نکی ہو اور وارث اپنی طرف سے فدیہ
دیدیں تو درست ہی * حیلہ یہہ ہی کہ عمر اُسکی میت حساب
کی جائیے پھر اُسمیں سے ابتداء تولد سے بلوغ تک کے ایام
نکال ڈالیں مثلا بارہ برس * اور جو عورت ہو تو نو برس * پھر
ہر روز کی پانچ فرض نمازوں اور ایک نماز وتر کی بدلے دو دو سیر

گیہوں مقرر کریں * بس ایک روز کے بارہ سیر ہوئے اور
ایک مہینے کے چالیس سیر کے من سے نو من اور ایک برس
کے ایک سی آٹھ من اور ایک ماہ رمضان کے روزونکے بدلے
ڈیرھ من بس یہ مجموع ایک سی ساڑہ نو من ہوئے اور
چاہیے کہ بدلے سجدہ سہوہ اور کفارے یمین کے یا مثل انکے اور
واجبات کہ واجب الادا ہیں اور عمدہ بسبب بشریت کے
قصور ہوا ہی فکر کرکے کہ مثلا اسقدر یہ امور اُسکے ذمے پر ہونگے
ہر ایک کے بدلے دو دو سیر گیہوں مگر کفارے یمین کے بدلے
بیس سیر حساب کرکے اندازے سے اُپر زیادہ کرلیں پھر جتنی
کہ اُسکی عمر مقرر کی جائے اُتنے ہی گیہوں اُسی حساب سے مقرر
کرکے قرآن مجید یا کوئی اور شی ذی قیمت اُنہی گیہوں پر
ایک مساکین کے ہاتھ بیچ دلیں * اگر قرآن دینا منظور نہو تو
اُسے لیکے بخشالیں والا اُسہی کو چھوڑ دیں بس قرآن بیچنے
والے کے اُس مساکین پر گیہوں ثابت ہو جائینگے پھر قرآن
بیچنے والا اُس مساکین کو کہے کہ اس میت کے ذمے پر جو اِتنی
مدت کی فرض نمازیں اور واجب اور سجدہ سہوے اور بدلہ

رمضان کے روزے اور کفارے بیسون کے اور خوا انکے بعضے
حقوق اللہ تعالی کے کہ واجب الادا ہیں اور اسنے انسب
میں سے بعضے ادا کیے ہیں اور بعضے باقی ہیں یا سب ہی باقی
ہیں تو اسنے تجھکو وہ گیہوں کہ میرے تجھپر ہیں اس میت کے
ان حقوق کے فدیہ میں دیے پھر وہ مساکین کہے اسنے قبول کیے
*پس امید قوی ہی خدا کی جناب مغفرت ماب سے کہ اپنے
فضل اور کرم سے اُس میت کو مخلصی بخشے *اچھا ہے کہ
جو مسلمان وفات ہو تو اسقاط اسکی اسیطور سے کیجائے *پس
اگر وہ صاحب مال ہو تو اسکے مال میں سے دیں یا اگر ورثہ اپنی
طرف سے ادا کر دیں تو بھی بہتر ہی والا حیلہ کرلیں اور اس
امر سے غافل نہ ہیں واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع
والماب * گیارہویں فصل تعزیت میں *

تعزیت کرنا مصیبت والونکی سنت ہی * تعزیت کے
واسطے مصیبت والونکو تین روز تک بیٹھنا جائز ہی * مگر ایک
روز بیٹھنا اولی ہی * تعزیت کے لیے بیٹھنا دروازے کے
آگے مکروہ ہی * دو مرتبہ تعزیت کرنی مکروہ ہی * موت کے

دفن سے پہلے اور بعد تعزیت درست ہی * قبل دفن کرنے کے تعزیت امر نہیں ہی * مگر جو اہل میت پر بہت غم والم ہو تو قبل بھی مضائقہ نہیں ہی * تعزیت کرنی میت کے سب اقربا کے پاس جا کر مستحب ہی * لیکن جوان عورت کے پاس جانا منع ہی * مگر جیسے کہ اسکا اندرونی شرح پروا صحابت ہو تو اسکو درست ہی * تعزیت کرنے والا اہل مصیبت کو یوں کہے * اعظم اللہ اجرک واحسن عزاک وغفر لمیتک اگر میت غیر مکلف ہو یعنی صغیر یا مجنون اصلی تو وغفر لمیتک نہ کہے * معنی اسکے یہ ہیں اجر عظیم دے اللہ تعالی تجھکو اور نیک کرے صبر تیرا اور بخشے مردے تیرے کو * مستحب ہی کہ ایسے کلمات تعزیت میں کہے کہ اہل مصیبت کے دل پر صبر اور تسکین جس سے حاصل ہو * اور مصافحہ بھی کرے اہل مصیبت سے کہ پھر اسکے دل کو تسکین بخشتا ہی اور مسنت ہی کہ اہل مصیبت اکثر اوقات پڑھتا رہے * لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم مستحب ہی کہ تعزیت میں وہ بہی کہے کہ جیسے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے معاذ بن جبل

رضی اللہ تعالی عنہ کے لیے اُنکے باتیے کے مرنے کی مصیبت میں
فرمایا تھا اُسکا حاصل یہہ ہی * مال ہمارے اور اولاد ہماری قبائل
ہمارے خدا کی بہر بخششیں ہیں اور اُسکی عاریتیں ہیں ہمارے
پاس رکھی ہوئیں فائدہ لیتے ہیں ہم اُنسے چند روز پھر لا دیسے
کو واپس لیگا اُسے ہیں جس وقت کہ دین اُنے یہہ سب نعمتیں
ہمکو واجب اُسکا شکر ہی اور جب کہ لیا ہے تو حق اُسکا صبر ہی اور
تھا بیتا تیرا خدا کی بہر بخششوں سے اور اُسکی عاریتوں سے فائدہ
لیا تو نے اُس سے خوشی اور بہکت حال میں پھر لے لیا خدا نے
اُسے ثواب اجر دے تجکو جزع فزع ہمار کو یہہ ضایع کر دیگا اجر
تیرے کو اگر ظاہر کیا جاے کچھ ثواب مصیبت تیری کا تو جواہ
نخواہ معلوم ہو جاے تو اُسکے مقابلے میں مصیبت اپنی کو بس امید
وار ہو تو اللہ تعالی کے وعدے کا * یہاں تک تمام ہو چکی * نہیں
چاہیے مسلمانوں کو کہ ایسی کلمات تعزیت میں کہیں مردے کی
برائیوں سے ذکر کرنا منع ہی اسواسطے کہ جب اُسکی برائی کوئی
ذکر کرتا ہی تو فرشتہ قبر میں اُسسے جھڑکی سے کہتا ہی کہ تو ایسا
تھا جیسا یہہ کہتے ہیں * کافر کے واسطے بھی تعزیت کرنا درست

ہی مگر اُسنے یوں لکھے کہ بخشے اللہ تعالی میرے مردیکو یا یکہ یوں کہے کہ اللہ تعالی اسکا عوض دے تجھکو اور تمکو شاکرین کر بکرے *

بارہویں فصل اہل میت کے لیے طعام بھیجے اور میت کے لیے صدقہ دینے میں * مستحب ہی محلہ دارونکو اور اُن اپنونکو جو قرابت بعید رکھتے ہوں کہ طعام پکا کر مصیبت والونکو بھیجیں * اگر اہل مصیبت طعام نکھائیں تو اور مسلمانوں کے تئیں مستحب ہی کہ منت کرکے اُنکو طعام کھلائیں * ضیافت دینا اہل میت سے مکروہ اور بدعت شنیع ہی جیسے عوام الناس اِس زمانے میں لیتے ہیں خصوصاً سادات ہیں کہ اگر اہل مصیبت ضیافت نہ دے تو نہایت مطعون اور بدنام کرتے ہیں * اگر اہل مصیبت صاحب مقدور ہو اور اپنی رضا سے کچھ خیرات کرے تا کہ میت کو ثواب پہونچے تو بہتر ہی * مستحب ہی کہ ولی میت کا اول شب کچھ تصدق موافق اپنے مقدور کے کرے * اور اگر محتاج تنگ دست ہو تو چاہیے کہ دو رکعت نفل پڑھکے ثواب اُسکا مردے کی روح کو بخشے امید ہی کہ اللہ تعالی میت کو بخشش دیگا * اِس نماز کی ہر رکعت میں بعد

الحمد کے دس دس بار آیت الکرسی اور سورۃ الہاکم التکاثر پڑھتا ہی * حدیث شریف میں آیا ہی کہ اول شب میت پر بہت سخت ہوتی ہی بس رحم کرو تم اپنے مُردوں پر خیرات کرنے میں * پچھہ طعام یا کچا یا شیرینی میت کے پیچھے قبر کو بھیجنا مکروہ ہی * شیخ عبدالحق دہلوی رحمہ اللہ علیہ نے جامع البرکات میں لکھا ہی کہ کتاب طالب المومنین میں مذکور ہی کہ وہ جو اس زمانے کے آدمی تکلفات کرتے ہیں مثلاً سیوم کو فرش بچھانا خیر کھر آگر ماجو شہو تقسیم کرنا اور مانند اسکے سب بدعت شنیع اور غیر جائز ہی تو بخشے اللہ تعالیٰ اُنکو اُنکا مونسے اور عفو کرے * اگر تعزیت کرنے والا اہل مصیبت کو کہے کہ بری مصیبت پہنچی تجھے بعضوں نے کہا ہی کہ یہہ کفر ہی * بعضوں نے کہا ہی کفر تو نہیں ہی لیکن خطا بڑی ہی * بعضوں نے فتوی اسکے جواز پر دیا ہی * اور اگر کہے جو کچھ کہ اُسکی عمر سے کم ہوئی ہی تیری عمر میں زیادہ ہوجیو تو خوف کفر کا ہی * اگر کہے عمر تیری زیادہ ہوجیو یہہ بھی خطا اور جہاں ہی یہاں تک

کلام تھا شیخ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا * اگر میت
کے ساتھ رکھا جاوے یا لیکن پھر عہد نامہ لکھ دیں تو امید ہی کہ اللہ
تعالی اسکو بخش دیگا * عہد نامہ یہ ہی * اللهم فاطر السموات
والارض عالم الغيب والشهادة اني اعهد اليك في هذه
الحيوة الدنيا باني اشهد ان لا اله الا انت وحدك لا
شريك لك وان محمدا عبدك ورسولك وانك ان تكلني الى
نفسي تقربني الى الشر وتباعدني من الخير لا اثق الا برحمتك
فاجعل لي عندك عهدا توفينيه يوم القيامة انك لا تخلف
الميعاد * اور بعضے اگلے بزرگوں نے وصیت کی تھی کہ میرے
مرے کے بعد میرے ماتھے اور سینے پر بسم اللہ الرحمن الرحیم
لکھ دیجیو * اور روایت ہی معمر سے کہ ایک شخص صالح نے وصیت
کی تھی مرنے کے وقت اپنے بیٹے کو وصیت کی کہ میرے مرے کے
بعد سینے اور ماتھے پر میرے بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھ دیجیو
چنانچہ بیٹے نے ایسا ہی کیا پھر اسنے خواب میں اپنے باپ
کو دیکھا تو پوچھا کہ کیونکر گذری آپنے کہا کہ جب مجھکو قبر میں
رکھا اور فرشتے عذاب کے آئے میرے ماتھے اور سینے پر

فرشتوں نے بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا ہوا دیکھ کر کہا کہ دور ہوا
تو عذاب سے   تمام شد   نحمد اللہ تعالی
ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم وآلہ واصحابہ والمجتہدین فی الدین
والعلماء الراسخین اجمعین اما بعد فقیر سید حامد اللہ النقوی الحقہ
اللہ تعالی لعبادہ الصالحین میگوید کہ این رسالہ تجہیز و تکفین
مسلمانان در زبان اردو و تالیف فاضل اجل و عالم اکمل
مولوی محمد عمران صاحب خلف الصدق مولوی محمد غفران صاحب
ملطفانی بادی حماہما اللہ تعالی وابقاہما دربیان مسائل ضروری
کہ تعلق بحالت ممات دارند رسالہ ایست عمدہ و نسخہ
ایست اعجوبہ کہ ہم طلبا را بکار آید و ہم عوام را کہ باوجود آن
طلبا را احتیاج از کتب مطولہ نماند و عوام را از زبان عربی
و فارسی بہرہ ندارند فہم مسائل بوجہ احسن سہل گردید لہذا
تمہید این نسخہ سطور اتفاق افتاد و السلام علی من اتبع الہدی *
پوشیدہ نماند قبل ازین نسخہ ہذا طبع شدہ بود بالفعل
ازبسکہ نایاب است لہذا محمد فیض اللہ در سنہ ١٢٩٢
بنگلہ مطبع محمدی بمحلہ محمد ابازار بقالب طبع در آورد ***